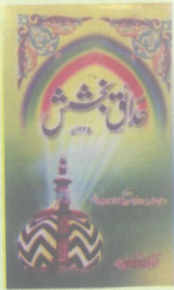


وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

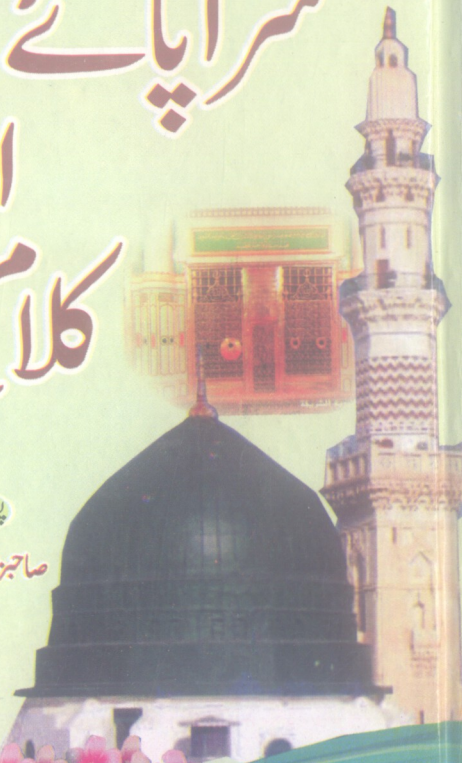


سراپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کلامِ ارضا



پسند فرمودہ

صاحبزادہ پیر سید رضا حسین قادھاری
زید مجتہد



مؤلف

مولانا ابوالسعید سجاد علی فیضی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سر اپائے مصطفیٰ ﷺ

از

کلام رضا

پسند فرموده

حضرت صاحبزادہ پیر سید رضا حسین شاہ صاحب

قندھاری مدظلہ العالی، سجادہ نشین درگاہ پیر قندھاری

مؤلف

مولانا ابوالسعید سجاد علی فیضی

مدرس و ناظم تعلیمات دارالعلوم جامعہ فیضیہ

جامع مسجد سنی رضوی پرانی لکڑ منڈی تاندلیانوالہ (فیصل آباد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

| | | |
|-------|--|--------------------|
| | سرپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کلام رضا | نام کتاب |
| | مولانا ابوالسعید سجاد علی فیضی صاحب | مصنف |
| | 0344-6087451 / 0332-3409714 | |
| | مجاہد دین و ملت صاحبزادہ پیر سید رضا حسین شاہ صاحب | پسند فرمودہ |
| | قندھاری مدظلہ العالی، سجادہ نشین درگاہ پیر قندھاری | |
| | محمد وقاص حسین صاحب و مولانا عبدالرؤف صاحب | پروف ریڈنگ |
| | مدرسین جامعہ فیضیہ | |
| | | تعداد |
| | | صفحات |
| | | ہدیہ |
| | اقراء کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز، پریس مارکیٹ فیصل آباد | کمپوزنگ و ڈیزائننگ |
| | فون 041-2633231 موبائل: 0301-7008928 | ناشر |

ملنے کا پتہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي سَانَ حَبِيبِهِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى آئِكَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

الطَّوْفُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

دعائے خاص

برائے بلندی درجات

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندی، غوثِ زمان، حضورِ قبلہ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قدھاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیا نوالہ فیصل آباد

اور

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قدھاری

حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قدھاری رحمۃ اللہ علیہ

۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف تاندلیا نوالہ فیصل آباد

مرتب و محسن، استاذی مکرم اجمل العلماء شہید ختم نبوت

حضرت علامہ پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کاموٹی، گوجرانوالہ)

درویش صفت انسان میرے والد گرامی سائیں عنایت علی رحمۃ اللہ علیہ (میاں ہریال)



برائے درازی عمر و ظل فیض بار

سیدی و مرشدی، امین و قاسم فیض قدھاری

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کاموٹی، گوجرانوالہ)

فہرست مضامین

| صفحہ نمبر | عنوانات | نمبر شمار |
|-----------|--------------------------------------|-----------|
| 5 | دعائے خاص | ❁ |
| 9 | تقریظ جمیل | ❁ |
| 11 | تقریظ جمیل | ❁ |
| 16 | تقریظ جمیل | ❁ |
| 18 | پڑھنے کے آداب | ❁ |
| 20 | انتساب | ❁ |
| 22 | اظہار تشکر | ❁ |
| 24 | سبب تالیف | ❁ |
| 28 | تقدیم | ❁ |
| 39 | حسن و جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | ❁ |
| 46 | زلف عنبریں | ❁ |
| 50 | سر انور | ❁ |
| 52 | پیشانی مبارک | ❁ |
| 53 | ابرو مبارک | ❁ |
| 56 | کان مبارک | ❁ |
| 59 | چشمان مبارک | ❁ |
| 59 | گریبہ مبارک | ❁ |
| 60 | آنکھوں کا قدرتی سرمئی ہونا | ❁ |

| | | |
|----|------------------------------------|---|
| 63 | بینی مبارک | ❁ |
| 64 | رخسار مبارک | ❁ |
| 64 | سفیدی رخسار | ❁ |
| 67 | دہن مبارک | ❁ |
| 67 | لعاب دہن کی خوبی و اعجاز | ❁ |
| 69 | زبان مبارک | ❁ |
| 69 | شانِ تکلم | ❁ |
| 70 | صاحب جوامع الکلم | ❁ |
| 70 | صاحب شریں لسان | ❁ |
| 73 | لبہائے مبارک | ❁ |
| 76 | دندان مبارک | ❁ |
| 78 | تبسم مبارک | ❁ |
| 79 | داڑھی مبارک | ❁ |
| 81 | چہرہ انور | ❁ |
| 81 | چہرہ مصطفوی جمالِ الہی کا آئینہ ہے | ❁ |
| 89 | گردن مبارک | ❁ |
| 90 | دوش مبارک | ❁ |
| 91 | پشت مبارک | ❁ |
| 92 | مہر نبوت | ❁ |
| 94 | بازو مبارک | ❁ |
| 95 | دست مبارک | ❁ |

| | |
|-----|--|
| 99 | دستہائے رحمت کی انگلیاں |
| 102 | سینہ اقدس |
| 103 | قلب منور |
| 105 | شکم مبارک |
| 106 | کمر مبارک |
| 107 | ناف مبارک |
| 108 | ران مبارک |
| 109 | زانوئے مقدس |
| 110 | پنڈلیاں مبارک |
| 111 | قدین شریفین |
| 114 | قدین شریفین کے تلوے |
| 117 | ایڑیاں مبارک |
| 119 | قدین شریفین کے ناخن مبارک |
| 121 | قدم مبارک |
| 124 | جسم انور کی نظافت و نفاست |
| 126 | جسم منور کی لطافت و نزاکت |
| 131 | جسم مطہر کی خوشبو مبارک |
| 137 | سرپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در سلام رضا |
| 146 | التماس خاص |
| 150 | ماخذ و مراجع |

تقریظ جمیل

شاہین ختم نبوت، استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سید محمد واجد گیلانی شاہ صاحب مدظلہ العالی۔ جانشین شہید ختم نبوت، امیر تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان، سابق ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، چیف آرگنائزر ماہنامہ لائبریری بعدی، ناظم اعلیٰ جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد شریف نزد کوٹلی میانی (گوجرانوالہ)

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علامہ ابو السعد سجاد علی فیضی صاحب نے ”سرپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کلام رضا“ میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے کلام سے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال اور کمال کو یک جا کر کے اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی کی روایت کو زندہ کرتے ہوئے نوجوان نسل کے دلوں میں محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع کو روشن کرنے کی کوشش کی اور اس چیز کو واضح کیا کہ اہلسنت کے علماء و طلباء اور مشائخ اپنی ہر محفل کو ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روشنی بخشتے ہیں جس طرح کہ ہمارے سب کے استاد گرامی حضرت علامہ مولانا شہید ختم نبوت حضرت پیر سید محمد اجمل گیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری زندگی اپنے شاگردوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی دلوں کو تروتازہ کیا۔

بھجوا اللہ! جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد سے فارغ التحصیل ہونہار

طالب علم مولانا ابو السعيد سجاد علی فیضی صاحب نے تصنیف کے میدان میں انتہائی اہم قدم اٹھا کر اپنی مادر علمی کے مقاصد اور قبلہ پیر صاحب کے مشن کو عام کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس بابرکت سفر میں مزید بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ولہبک



تقریظِ جمیل

ترجمان فکر رضا، مصنف کتب کثیرہ، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افضل قادری رضوی امجدی صاحب زید شرفہ، ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ رضویہ لاہور روڈ شیخوپورہ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّحُ عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

(۱) بنیادی طور پر مافیا شاعروں کا محرک عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب سینے اور دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آگ سلگتی ہے تو موزوں طبع لوگوں کے زبان و قلم سے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وجود میں آتی ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس عمق اور پائے کا ہوگا نعتیں بھی اتنی ہی پر اثر ہوں گی۔ (امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری صفحہ ۸۴ فریڈ بک سٹال لاہور)

(۲) نعت گوئی کی وضاحت اور تشریح کرتے ہوئے حضرت شاعر لکھنوی نے اپنے مقابلہ ”تاریخ نعت گوئی میں حضرت رضا بریلوی کا منصب“ میں لکھتے ہیں نعت گوئی کی دو حیثیتیں ہیں۔

نمبر ۱: وہ نعت گوئی جو روایت سے ڈھل کر عقیدے پر ختم ہو جاتی ہے۔

نمبر ۲: وہ نعت گوئی جو عشق سے چل کر ایمان پر ختم ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی دوسری حیثیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے ان کی نعت گوئی اپنے معیار کے اعتبار سے ایک انفرادی امتیازی شان کی مالک نظر آتی ہے۔ نعت کہتے وقت قرآن کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ قرآن

سیرت مصطفیٰ ﷺ کا آئینہ ہے اور اس آئینے کو رو برو رکھنے کے بعد فکر کی رفتار میں کسی لغزش کا امکان ہی نہیں رہتا۔ ان کا یہ مصرعہ ان کی نعتوں کا معیار پرکھنے کے لئے کافی ہے۔

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(تاریخ نعت گوئی میں حضرت رضا بریلوی کا منصب از شاعری لکھنؤ ص ۲۴)

(۳) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی ﷺ کے سینے میں عشق رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کی حرکات و سکنات اور ہر جزوکل سے عشق مصطفیٰ ﷺ ہی ٹپکتا تھا۔ جس کا اندازہ آپ کی سیرت اور نعتیہ کلام سے لگایا جاسکتا ہے۔ (امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری ص ۸۳)

(۴) مولانا بدر الدین قادری ﷺ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں قادری ﷺ کی نعت گوئی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ عام ارباب سخن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے۔ بلکہ جب پیارے مصطفیٰ ﷺ کی یاد تڑپاتی اور درد عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از خود زباں پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے۔ چنانچہ آپ کی سوز عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”جب سرکار اقدس ﷺ کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں، ورنہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں۔“ (سوانح اعلیٰ حضرت از مولانا بدر الدین احمد قادری ص ۳۸۵)

جیسی تو آپ فرماتے ہیں:

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پرواہ روی تھی کیا کیا قافیے تھے

اور فرماتے ہیں:

(۵) جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو مزا ہو درد کا وہ ناز دوا اٹھائے کیوں
اعلیٰ حضرت ﷺ کی نعت گوئی کو عصری یا زمانی قیود سے مقید نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے اس عمر کو پہنچ کر نعت گوئی کی ابتداء کی، بلکہ وہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے، عشق رسول ﷺ کا جام لبالب آپ نے روز اٹسٹ ہی نوش فرمایا تھا۔ جب عشق رسول ﷺ کا درد آپ کو بے چین کرتا تو آپ نعت کہنے لگتے، چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ ”بجز اللہ! اگر میرے قلب کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ ہو گا۔“ (حیات اعلیٰ حضرت از ملک العلماء ظفر الدین بہاری ﷺ)

(۶) شمع طیبہ میں پروانہ ہوں کب تک دور
ہاں جلا دے شرر آتش پنہاں ہم کو
خاک ہو جائیں درد پاک پہ حسرت مٹ جائے
یا الہی نہ پھرا بے سرو ساماں ہم کو
میرے ہر زخم جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیے عربی کر دے نمک داں ہم کو
رحم فرمائیے اے شاہ کہ اب تاب نہیں
تابک نخوں رلائے غم ہجر اں ہم کو
جب اعلیٰ حضرت ﷺ اپنے آقا و مولا حضور رحمت عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اس وقت محبت رسول ﷺ آپ کو بے چین کرتی

ہے۔ سوز عشق دو گنا، تین گنا نہیں بلکہ بے کراں ہو جاتی ہے۔ درد عشق کی کرب انگیزیاں مضطرب کرتی ہیں اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو بے ساختہ زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے ہیں۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے
مگر فوراً ہی قرآن و سنت رہبری فرماتے ہیں تو معاف فرماتے ہیں!

اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

حاصل یہ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت نے جہاں اور گونا گوں اوصاف سے آراستہ فرمایا تھا وہاں آپ کو ایک سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنایا تھا۔ اور آپ کی شاعری قرآن و حدیث کی ترجمانی ہے۔ مولانا سجاد علی فیضی صاحب جو کہ جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد (کاموگی، گوجرانوالہ) سے فیض یاب ہیں اور دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ فیصل آباد کے مدرس و ناظم تعلیمات ہیں، نے درس نظامی کی تکمیل مرکز العلوم الاسلامیہ میٹھا در کراچی میں کی۔ اور اس ادارے میں استاذ العلماء حضور شیخ الحدیث مفتی اسمعیل ضیائی رضوی زید شرفہ سے دستار فضیلت حاصل کی۔

حضور شیخ الحدیث نہ جانے کتنی مقدس ہستیوں سے فیض یاب ہیں۔ آپ مرید ہیں سیدی قطب مدینہ الشیخ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

مولانا سجاد علی فیضی صاحب کی اس سے قبل ”الْحَجَّجُ الْقَاطِعَةُ فِي رَدِّ
الْبَرَاهِينِ الْوَاضِحَةِ“ معروف بہ مکرمین دعا بعد از نماز جنازہ کا رد بلغ کے

عنوان سے علمی تحریر حلقہ علم میں پزیرائی حاصل کر چکی ہے۔

اب ماشاء اللہ! ایک اچھوتے عنوان پر قلم اٹھایا ”سر اپائے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کلام رضا“ راقم نے اس مبارک تحریر کے ابتدائی ۳۵ صفحات
پڑھے جس سے دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید برکات عنایت فرمائے
اور انہیں اور ہم سب کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی کوثر و
تسنیم سے دھلی ہوئی مبارک قلم سے جڑے ہوئے موتیوں کی برکات عطا فرمائے
اور ان کی اس سعی کو درجہ قبولیت عطا فرماتے ہوئے مقبولیت عامہ سے ہم کنار
فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم۔

از ابو البرکات محمد افضل قادری رضوی امجدی

مدینۃ الرضا تصور، خادم الفقہ والحدیث

دارالعلوم قادریہ رضویہ لاہور روڈ شیخوپورہ

۲۸ شعبان ۱۴۳۶ھ



تقریظِ جمیل

محققِ دوراں مصنفِ کتب کثیرہ مناظرِ اہلسنت پاسبانِ مسلکِ رضا
حضرت علامہ مولانا ابو حذیفہ محمد کاشفِ اقبال مدنی رضوی صاحبِ زید مجتہدہ۔
انچارج دارالافتاء مرکزی دارالعلوم محمدیہ رضویہ ستیانہ بنگلہ فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضور نبی کریم نو رجسٹرمشع معظّم مظہرِ حسن ذاتِ حق حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن سراپا عالم خلق میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے پرتو حسن کی
کامل جلوہ گاہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلع ذات پہ اس کا آفتابِ حسن شباب پر
ہے۔ اس پیکرِ نور حسن کو دیکھ کر معاندین بھی صداقت تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔
اس عالم ہستی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات ہی حسن صورت و سیرت کے تمام
محامد و محاسن بدرجہ اتم موجود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حسن و کمال کا سرچشمہ
ہے۔ کائنات کا تمام حسن بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ سا گدا ہے۔ کائنات کی تمام
بہاریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دم قدم سے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا اگر
ظہور کامل ہو جاتا تو انسانی آنکھ اس کے جلوؤں کی تاب نہ لاسکتی امام زرقانی نے
شرح مواہب ج ۵ ص ۲۲۱ میں یہی ارشاد فرمایا ہے حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
کے حسن و جمال اور سراپا دل نواز کے محامد و محاسن کما حقہ بیان کرنا انسانی طاقت
سے باہر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس
سرہ العزیز نے اپنے آقا و مولا کے سراپا دلواؤں کو اس حسین انداز سے بیان کیا

ہے کہ اہل معرفت عیش عیش کر اٹھے۔ اور فاضل نوجوان حضرت مولانا سجاد علی
فیضی صاحب زید مجتہد نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی رضوی کے کلام انور
سے محبوب خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا اقدس کا بیان کیا ہے اور
اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور خراج عقیدت پیش کر کے اپنا نام بھی مدحت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والوں میں درج کروا لیا ہے۔ فاضل مؤلف نے سیدنا
امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے کلام انور پر احادیث و آثار کے حوالہ جات
سے بات کو مزید سہل انداز میں پیش کر دیا ہے۔ مولا تعالیٰ اپنے محبوب
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے فاضل مؤلف کی سعی محمودہ کو قبول فرمائے اور
نجات دارین کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

کتبہ ریاضیہ مولانا سجاد علی
خلیب و جامع دارالافتاء رضویہ
رڈ استیانہ بنگلہ فیصل آباد
خلیفہ فیصل آباد
۲۲ ستمبر ۱۴۲۶ھ



پڑھنے کے آداب

ہزار بار بشوئم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیت
قارئین سے گزارش ہے کہ سراپائے اقدس کو جتنا بآدب ہو کر پڑھیں
گے اتنا ہی مفید اور روحانیت رساں ہوگا۔ مثلاً یہ کہ:

- ۱- با وضو ہوں۔
- ۲- اگر ممکن ہو تو اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کر لیں۔
- ۳- پھر مدینہ طیبہ کی طرف رخ کر کے نظر جھکا کر محبت سے اس تصور میں گم ہو کر پڑھیں کہ گنبد خضرا کے سائے تلے بیٹھے ہوں۔
- ۴- یوں تو جب بھی پڑھیں زہے نصیب مگر تخصیص کے ساتھ روزانہ کی بنا پر جب بستر استراحت پر جائیں تو جتنا ممکن ہو پڑھ کر سوئیں، شائد کہ مقدر جاگ اٹھے اور کرم ہو جائے۔
- ۵- پھر محبوب کی یاد و فراق میں اشکبار ہونے کی کوشش کریں، کیونکہ فریاد جو امتی کرے حال زار میں ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ پھر یہ عرضی پیش کرتے ہوئے سو جائیں:

آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا
اے شمع جمال مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم

مری شب تار کو دن بنا دے
اے شمع جمال مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھیں تیری راہ تک رہی ہیں
اے شمع جمال مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم
لکھ ادھر بھی کوئی پھیرا
اے شمع جمال مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم
تقدیر چمک اٹھے رضا کی
اے شمع جمال مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم
(حدائق بخشش)

از۔ ابوالسعید سجاد علی فیضی



انتساب

میرے جملہ اساتذہ کرام کے نام کہ جن کی حکیمانہ تعلیم و تربیت اور کریمانہ شفقت کی بدولت راقم الحروف خدمات دینیہ کی بجا آوری کے قابل ہوا۔
خصوصاً

میرے محبوب استاد اجمل العلماء شہید ختم نبوة حضرت علامہ پیر سید محمد اجمل گیلانی
نقشبندی قادری علیہ الرحمۃ، اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کاموگی، گوجرانوالہ
شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور
شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد اسماعیل ضیائی صاحب سابق مدرس مرکز العلوم الاسلامیہ
کراچی۔

شیخ الادب سند المدرسین حضرت علامہ غلام نصیر الدین چشتی صاحب جامعہ نعیمیہ
لاہور

حضرت علامہ مولانا محبوب احمد چشتی صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور
رئیس المدرسین حضرت علامہ محمد وسیم ضیائی صاحب مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقادر صاحب سابق مدرس جامعہ اکبریہ
اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کاموگی، گوجرانوالہ

شاہین ختم حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سید محمد واجد گیلانی شاہ صاحب جامعہ اکبریہ
اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کاموگی، گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا محمد اشتیاق قادری صاحب جامعہ اکبریہ اکبر آباد کوٹلی میانی شریف
کاموگی، گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا حکیم لیاقت علی صدیقی صاحب سابق مدرس جامعہ اکبریہ

اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کاموگی، گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا محمد زاہد اقبال بسراء صاحب سابق مدرس جامعہ اکبریہ اکبر آباد

کوٹلی میانی شریف کاموگی، گوجرانوالہ

استاذ الحفظ قاری انتظار علی نقشبندی صاحب جامعہ اکبریہ اکبر آباد کوٹلی میانی شریف

کاموگی، گوجرانوالہ

ماہر درسیات حضرت علامہ محمد عمران ضیائی صاحب مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

حضرت علامہ مولانا اللہ رحم صاحب سابق مدرس مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

حضرت علامہ مولانا محمد افضل قادری صاحب سابق مدرس مرکز العلوم الاسلامیہ

کراچی۔

حضرت علامہ مولانا محمد ارشاد قادری صاحب مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

قاری محمد سلطان بیگ صاحب میاں ہریال، سیالکوٹ



اظہار تشکر

میں صمیم قلب سے شکر گزار ہوں اپنے نہایت کرم فرما اور محسن دوست کا جس کو رب تعالیٰ نے شبانی میں ہی بزرگی و دانائی مرحمت فرما رکھی ہے۔ جو ناپزیر کے ہم عمر و ہم اسباق ہونے کے باوجود بچپن سے آج تک ایک کہنہ مشق مربی اور دور اندیش دانشور کی طرح جملہ معاملات میں میری یوں رہنمائی کرتے رہے کہ میرے لئے تعلیم سے لے کر تدریس پھر تصنیف وغیرہ تک کے معاملات سہل تر ہوتے گئے۔

میری مراد!

جی فی اللہ و اخلاصی للہ حضرت علامہ مولانا پروفیسر صاحبزادہ پیر سید غلام دستگیر گیلانی نقشبندی زید مجدہ الکریم
امیر تحریک فدایان ختم نبوت یو۔ کے
ڈائریکٹر اجالا ویلفیئر فاؤنڈیشن انٹرنیشنل یو۔ کے
پرنسپل الاجمل اسلامک اکیڈمی یو۔ کے
ٹیچر محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج یو۔ کے

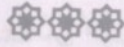
اور

محسن ملت حضرت علامہ مولانا مقصود احمد ہمدی صاحب میاں ہرپال سیالکوٹ
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ پیر مہر محمد خاں ہمدی رحمۃ اللہ علیہ چھانگا مانگا شریف (قصور)
امیر تحریک فدایان ختم نبوت ضلع نارووال
سیکرٹری جنرل تحفظ ناموس رسالت محاذ نارووال

جنہوں نے تحصیل علوم دینیہ کے لئے مجھے جامعہ اکبریہ فیض العلوم کوٹلی میانی شریف
(شیخوپورہ) داخل کروایا، پھر فراغت تک ہر طرح کے تعاون سے نوازتے رہے۔

اور

میرے وہ جملہ معاونین جنہوں نے اس کتاب کی تالیف میں کسی طرح کا بھی حصہ
لیا۔ رب تعالیٰ سب کو دارین کی فوز و فلاح عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔



بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلی ہیں دل کی ہوا یہ کدھر کی ہے

اور (قصیدہ درودیہ)

کعبے کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اور (صحیفہ ازل قصیدہ سلامیہ)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھا کرتا۔ تو بلا ساختہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شاہ امام احمد رضا خاں
قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بھی دل سے دعائیں نکلا کرتیں کہ جنہوں نے ہم
جیسوں کو ایسا حسن طلب سکھایا۔

یوں تو آپ کا سارا دیوان ”حداائق بخشش“ اس لائق ہے کہ اس کے ہر
ہر شعر کی انفرادی طور پر تعریف کی جائے، لیکن قصیدہ سلامیہ تو وہ اعلیٰ کلام ہے کہ
اگر اس کی تعریف جنت کے سونے کے پانی کے ساتھ لکھی جائے تو شانہ پھر بھی حق
ادانہ ہو۔

کیونکہ آپ نے اپنے اس کلام بنام ”سلام رضا“ میں دین محمدی کے
عقائد و نظریات کو اجمالاً ہی سہی مگر اس خوبصورتی سے بیان کیا کہ اگر اس کو مدارس
اہل اسلام میں بطور نصاب کے پڑھایا جائے تو بجا ہوگا۔

آپ نے کمال قادر الکلامی کے ساتھ کائنات جاں صلوات رحمۃ اللہ علیہ کے حسن و
جمال کو اس انداز سے نظم کیا کہ فصاحت و بلاغت، سلاست و روانی، اسرار و توانی
اور صناعت کلام کی حدود میں رہ کر قرآنی آیات، احادیث نبوی صلوات اللہ علیہ اور

سبب تالیف

راقم الحروف کی تقریباً یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی محبوب صلوات اللہ علیہ پر درود و
سلام عرض کرتا خصوصاً سلام رضا ”مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام“ تو رب
تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کرتا کہ مولا کریم جس طرح تو نے مجھے یہ توفیق بخشی کہ
میں یہاں سے تیرے محبوب پر درود و سلام عرض کر رہا ہوں تو مجھے یہ بھی سعادت
عطا فرما کہ میں گنبد خضراء کے سائے میں کھڑے ہو کر اپنے محبوب پہ درود و سلام
عرض کر سکوں۔ پھر عمر بھر کی دعائیں رنگ لائیں تو ۲۰۱۳ ربیع الاول شریف
میں رب تعالیٰ کے کرم اور محبوب کریم صلوات اللہ علیہ کی نگاہ رحمت سے حرمین طہین
(زاد اللہ شرفہما) کی حاضری نصیب ہوئی۔

یوں تو!

مدینہ طیبہ حاضر ہو کر خصوصاً مسجد نبوی میں خصوصاً روضہ اقدس کی چاروں
طرف درود و سلام عرض کرنے کا اپنا اپنا مزہ ہے مگر جان کائنات صلوات اللہ علیہ کے
قدیمین، ریاض الجنہ اور مواجہ شریف کی طرف درود و سلام عرض کرنے کا لطف و
سرور بیان سے باہر ہے۔

فقیر کا یہ معمول تھا کہ ان مذکورہ بالا مقامات، میں اکثر اوقات حسان
الہند اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے کلام (وصل رنگ علمی)۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے
اور (وصل دوم رنگ عشقی)

اقوال صحابہ و من بعدھم کے الفاظ و مفاہیم کی روشنی کو یوں کر کے سمیٹا کہ الفاظ خود رشک کرنے لگے۔ یوں تو آپ نے اپنے اس کلام میں کئی موضوعات کو جمع فرمایا: مثلاً:

عظمت مصطفیٰ ﷺ، آپ کی سیادت تامہ، رسالت و نبوت، شفاعت و قدرت، عزت و نظافت، طاقت و جامعیت، اولیت و آخریت، اختیار و علم غیب، معراج، میلاد، ختم نبوت، نورانیت، عدم سایہ معجزات و کمالات اور آپ کے خاندان اہلبیت، صحابہ و تابعین، ائمہ فقہ و طریقت کی عظمت وغیرہ، مگر جو آپ نے اپنے محبوب کے حسن کامل کی مدح سرائی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

جہاں آپ مطلقاً محبوب ﷺ کے سراپا کا حسن و جمال بیان کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اعضائے مقدسہ میں سے ہر عضو نورانی کا حسن اور اس سے صادر ہونے والے معجزات و کمالات کو بھی منظوم کرتے ہوئے اس پہ درود و سلام عرض کرتے ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس کلام کا ردیف (ہر شعر کے آخر میں بار بار آنے والا لفظ) فقط ردیف ہی نہیں بلکہ آقائے کائنات پر باقاعدہ طور پر لاکھوں سلام کا نظر انہ بھی ہے۔ بندہ جب یہ کلام پڑھتا ہے تو باعث تخلیق کائنات ﷺ کا سراپائے اقدس نگاہ تصورات کے آئینے میں نقش ہو جاتا ہے۔

فقیر حقیر سرکار ﷺ کی بارگاہ میں یہ سلام عرض کرتا تو بار بار خیال آتا کہ کیوں نہ ہو کہ کلام رضا (اشعار) کی صورت میں سراپاء اقدس پر کچھ لکھا جائے، ساتھ میں محبوب ﷺ کی بارگاہ بے کس میں یہ استغاثہ بھی عرض کرتا کہ حضور! کرم فرمائیں کہ آپ کا یہ غلام یہ کام سرانجام دے سکے۔ بس پھر کیا تھا کہ!

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین ہے
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

واپسی پر اس پر کام شروع کیا تو محمد ﷺ!

آپ ﷺ کے کرم سے الفاظ کا یہ مجموعہ بنام ”سراپائے مصطفیٰ ﷺ از کلام رضا“ ترتیب پایا جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔

دعا ہے کہ رب تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے حسن و جمال کے تصدق سے اس ادنیٰ سی سعی کو قبول فرما کر میرے والدین، مرشد کامل، تمام اساتذہ اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے اور اسے قبولیت عامہ کی زینت سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

فیضی

تقدیم

یوں تو اس کتاب میں حسن مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہی عرض کیا جانا ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، لیکن التزام چونکہ اعلیٰ حضرت ﷺ کے کلام سے کیا گیا ہے، اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ صاحب کلام کے تعارف اور اسلوب تحریر کے متعلق بھی بیان کیا جائے تاکہ ہمارے قارئین کے لئے آسانی اور ذوق مطالعہ میں مزید لذت کا سامان ہو سکے۔

الف: اعلیٰ حضرت کا اجمالی تعارف:

| | |
|------------------|--------------------------------|
| ولادت باسعادت | ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ ۱۳ جون ۱۸۵۶ء |
| جائے ولادت | بریلی شہر، یوپی بھارت |
| والد کا نام | مولانا مفتی نقی علی خان صاحب ﷺ |
| دادا کا نام | مولانا مفتی رضا علی خان صاحب ﷺ |
| ختم قرآن | ۱۰۶۰ء |
| کسی علوم | ۲۱ |
| وہی علوم | ۹۳ (کل ۲۱۵) |
| پہلی تقریر | ۱۸۶۱ء |
| پہلی عربی تصنیف | ۱۸۶۸ء |
| دستار فضیلت | ۱۸۶۹ء |
| آغاز فتویٰ نویسی | ۱۸۶۹ء |
| آغاز درس و تدریس | ۱۸۶۹ء |

| | |
|----------------------------------|-------|
| ازدواجی زندگی | ۱۸۷۳ء |
| بیعت و خلافت | ۱۸۷۷ء |
| پہلی اردو تصنیف | ۱۸۷۷ء |
| پہلا حج و زیارت حرمین | ۱۸۷۸ء |
| پہلی فارسی تصنیف | ۱۸۷۲ء |
| تاسیس دارالعلوم منظر اسلام بریلی | ۱۹۰۳ء |
| دوسرا حج و زیارت حرمین | ۱۹۰۵ |

قرآن مجید کا اردو ترجمہ بنام

”کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن“ ۱۹۱۲ء

کل تصنیفات تقریباً ۱۰۰۰

وصال اقدس ۲۵ صفر ۱۳۳۰ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

(زبدہ مع اضافہ لیسیر از انوار رضاص ۷۷ تا ۵۰)

ح: صاحبزادہ سید خورشید گیلانی نے بجا طور پر فرمایا کہ:

”دراصل فاضل بریلوی کی شخصیت ایک ہشت پہلو ہیرے

جیسی ہے، جس طرح اسے سورج کی روشنی کے رخ پر رکھا

جائے تو ہر کونے سے ایک نیا رنگ نظر پڑتا ہے۔ کسی سمت

سے سنہری، کسی جانب سے نیلا، کسی طرف سے سبز، کسی

زاویے سے نارنجی اور کسی گوشے سے آسمانی رنگ جھلکتا ہے۔“

اعلیٰ حضرت کو بھی آفتاب علم کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی شخصیت

کے کئے رنگ اپنے اندر دل و نگاہ کی جاذیبیت کا سامان لئے ہوئے ہیں۔

م: ہم نے آج کے دور کے کئے ایسے نامور اہل دانش و صاحب علم دیکھے

ہیں جنہوں نے چشمہ علم و دانش سے بمشکل دو گھونٹ بھرے اور ایسی اباکیاں شروع ہو گئیں جی متلانے لگا اور پیٹ میں قراقرٹ اٹھنے لگے، کوئی تجدد کے خط میں مبتلا ہو گیا، کسی نے اعتدال کی راہ اپنائی، کچھ نے دین کی نئے سرے سے تہذیب و تشکیل کا فریضہ سنبھال لیا، بعض پورے اثنا عشریوں کو تیلی دکھانے پر تل گئے۔ کئی ایسے بھی ہوئے کہ ہلدی کی گانٹھ لے کر پنسار بن بیٹھے، اور وہ بھی ہیں جنہیں اپنی مٹی پر چلنے کا سلیقہ نہ آیا وہ سنگ مرمر پر چلنے لگ گئے، جس کے نتیجے میں قدم قدم پر پھسلنے لگے۔

ع

شیخ میخانے میں آنے کو مسلمان آیا
کاش میخانے سے نکلے تو مسلمان نکلے

مگر!

فاضل بریلوی پورا میخانہ علم و دانش نوش کر کے بھی لمحے بھر کو بھی نہیں لڑکھڑائے، اور اپنی جڑوں پہ قائم رہے۔

ع

کوئی تصویر نہ ابھری تیری تصویر کے بعد
ذہن خالی ہی رہا کاسہ سائل کی طرح
فاضل بریلوی کو مبداء فیاض نے علم و فن اگر منوں کے حساب سے دیا تو
ذوق و عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار میں بخشا، جب وہ مسند افتاء پر
ہوں تو بالغ نظر مفتی، حدیث پڑھا رہے ہوں تو عظیم محدث، فقہی مسائل
پر بات کر رہے ہوں تو فہمیہ اعظم اور فن میراث زیر غور نہ تو ماہر
المیراث دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی قامت پر ہر قباحت خوب سجتی ہے۔ مگر

و:

جب وہ کوچہ نبی میں ہوں تو ان کی شان گدائی پر دار و سکندر کو رشک
آنے لگتا ہے، جب وہ وقف ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو وجدان درود
پڑھنے لگتا ہے، جب ان کے ہاتھ میں نعت کا کشتول ہوتا ہے تو سلاطین
بھیک مانگنے کو قطار اندر قطار دکھائی دیتے ہیں، جب ان کے لبوں پر نام
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے تو شہد کی بارش ہونے لگتی ہے، جب ان کا
موضوع سخن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چشمہ فیض ہوتا ہے تو ساغر چھلک چھلک جاتا
ہے، جب یاد حبیب کا چاندان کے دل کے آنگن میں اترتا ہے تو شب
ہجران چمک چمک جاتی ہے، اور جب وہ اپنی شاعری میں حسن
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون باندھتے ہیں تو غنچہ چمک چمک جاتا ہے۔

ع

عرش سے مرثدہ بقیس شفاعت لایا
طار سدرہ نشین، مرغ سلمان عرب
(انوار رضا غیر لیر صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۹)

فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان کو جب کوئی چیز بھاتی اور پیاری لگتی ہے تو
وہ اس کی تعریف کرتا ہے، اور اگر اس سے لگاؤ زیادہ ہو جائے تو محبوب کا
ذکر در زبان عاشق رہنا عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ بایں وجہ ہی کہا جاتا
کہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا فَأَكْتَوِيهِ حُرٌّ كَمَا كَهْ جُو كَوْنِي كَسِي حَيْزٍ سَعْتِ كَرْتَا هُو وَه
اکثر اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

پھر وہ ذکر اور تعریف عموماً دو طرح سے کی جاتی ہے۔
(۱) بصورت نثر (۲) بصورت نظم

ثانی الذکر زیادہ رائج اور پر اثر و پرکشش تصور کی جاتی ہے۔

اس لحاظ سے آپ کائنات کے شعراء کا مطالعہ کریں تو آپ پہ بات بخوبی عیاں ہوگی کہ جب وہ اپنے دنیاوی محبوب کی تعریف میں ارض و سما کے قلابے ملاتے ہیں تو ان کی فکر و خیال کی انتہاء چاند، سورج اور پھول وغیرہ پر ہو جاتی ہے، یعنی محبوب کے حسن کو بیان کرتے وقت آخری حد یہ سمجھی جاتی ہے کہ میرا محبوب تو ”چاند جیسا ہے“ یا پھر ”سورج جیسا ہے“ یا ”پھول جیسا ہے۔“

مگر بریلی کا امام، عشق کا مفتی جانتا ہے کہ یہ چاند، سورج، ستارے، پھول، ہیرے، جواہرات اور دنیا و مافیہا کا وجود اور رنگ و بو تو خود نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وجود میں آیا اور آپ ہی کے لئے پیدا کیا گیا، یہ سب تو آپ کے حسن کے خیرات جو ہیں۔

فرماتے ہیں:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹی ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

مزید کہتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کیا؟ جنت تک کی یہ حیثیت ہے۔

ع

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جس کی خیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چمک رہا ہے وہی تو جو بن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بچا جو تلوؤں کا ان کے دھون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دلہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزار نور کے تھے
جہاں تک محبوب کو پھول سے تشبیہ دینے کا تعلق ہے تو دیکھئے اعلیٰ حضرت
کے حسن تخیل کی جھلک فرماتے ہیں:

کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل
پائمال جلوۂ کعب پا ہے جمال گل

پھر کہا:

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو نہ کبھی ہو
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کے ڈھیر کہاں نہیں
بلکہ آپ کی نگاہ میں پھول کی اتنی بھی زینت و حیثیت نہیں جتنی کہ دشت

طیبہ کے خار کی۔

ملاحظہ ہو:

ع

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں
کسی موقع پر آپ نے جو بن پر آئے ہوئے پھول کو دیکھا تو حیران ہو

کر پوچھتے ہیں۔

ع

کیا غازہ ملا گرد طیبہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جو بن پہ قیامت کی پھبن پھول
فرماتے ہیں انہیں پھول سے تشبیہ نہ دو بلکہ یوں کہو:

سرتا بقدم ہے تن سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
اور جہاں پر دیگر لوگ اپنے محبوب کو سورج سے تشبیہ دیتے ہیں تو آپ
وہاں اپنے محبوب کے بارے یوں گویا ہوتے ہیں:

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا
فرماتے ہیں کہ آسمان کے سورج میں تو پانی کی نمی تک نہیں اور ہمارے
محبوب نے اپنے ہاتھ مبارک سے پانی کے پانچ چشمے جاری فرمادیئے:

پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں
دنیا کے اکثر لوگ اپنے محبوب کو چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔ مگر اعلیٰ
حضرت کا حسن تصور بلکہ تصور حقیقت ملاحظہ کیجئے:

قالب تہی کئے ہمہ آغوش ہے ہلال
اے شہ سوار طیبہ میں تیری رکاب ہوں
مزید فرمایا کہ تم کو چاند میں جو داغ نظر آتا ہے یہ کوئی اور چیز نہیں بلکہ
میرے محبوب کے عشق کا داغ ہے:

ان کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغ جگر دکھائے کیوں
بلکہ آپ تو چاند کو محبوب علیہ السلام کے پاؤں مبارک کے انگوٹھے کے ناخن
مبارک سے بھی تشبیہ دینا گوارا نہیں کرتے۔ فرماتے ہیں:

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی ماہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول
بلکہ شمس و قمر کے حسن کو دیکھ کر نتیجہ فرماتے ہیں:

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا پہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
پھر دنیاوی عشاق اور شعراء اکثر طور پر اپنے محبوب کے دانتوں کو
جواہرات سے تشبیہ دیتے ہیں اور ان کے لبوں کو یمن کے لال سے، زلفوں کو ختن
کی خوشبو سے اور چہرے کو پھول سے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ یہ سب چیزیں تو خود
ہمارے محبوب کے ان اعضاءِ مقدسہ کے شیدائی ہیں۔

دندان و لب و زلف و رخ شاہ کے فدائی
ہیں درِ عدن لعل یمن مشک ختن پھول
ض: محبوب کی حسن و ادا کی تعریف کرنے کے لئے اکثر و بیشتر مبالغے
سے کام لیا جاتا ہے جو تقریباً مبنی بر کذب و خلاف واقع اور خلاف شرع
ہوتا ہے۔ ایک زمانے سے یہ تصور چلا آ رہا تھا کہ یہ بات ناممکنات سے
ہے کہ صنعت تغزل (حسن و ادا پر مشتمل اشعار) نعت میں جاری ہو
سکے، یعنی شرع و تغزل کا اجتماع محال جانا جاتا تھا، لیکن اعلیٰ حضرت
دنیا کے شعر و ادب کے لوگوں کو دعوتِ فکر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اے پیش جلوہ زمزمہ رضا کہ یوں

الف: اصناف ادب میں نعت سے زیادہ لطیف و نازک اور مشکل کوئی صنعت نہیں اور اس سے پوری طرح عہدہ برآ ہونا ناممکن بھی ہے، اس لئے کہ رب تعالیٰ خود اپنے محبوب کا ثنا خواں ہیں:

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور تجھ سے پھر ممکن ہے کب مدحت رسول اللہ کی اس پر خطر وادی میں بڑے ہوش و حواس اور حزم و احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ نعت گوئی کی نزاکت کو بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت ایک مقام پر خود فرماتے ہیں کہ:

”حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل کام ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے۔ جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض ایک جانب اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت پابندی۔“

(ملفوظات شریف)

فرماتے ہیں:

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نزالہ ہے سکتے میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیائے نعت میں کامیابی کے لئے جن عناصر کی ضرورت ہوتی ہے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن و حدیث کا دقیق نگاہ سے مطالعہ۔

۲۔ تاریخ اسلام پیش نظر ہو۔

۳۔ کسی ماہر فن کی خدمات۔

۴۔ سیرت نبوی پر جتنا بھی مطالعہ ہو کم ہے۔

۵۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق۔

۶۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کو بارگاہ ایزدی سے عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت بھی میسر ہو۔

اور رب تعالیٰ کی توفیق سے اعلیٰ حضرت کے ہاں مذکورہ چیزیں وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ (ہاں مگر نمبر ۳ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ فیضی)

خ: اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دیوان کی فوقیت و بلند پروازی اور قبولیت عامہ دیکھ کر لوح دل پر فطرۃ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے عظیم شاہکار کو وجود میں لانے کے لئے اعلیٰ حضرت کو کن اساتذہ ادب و فن کی خدمات میسر آئیں کہ آپ کا دیوان صحیح معنوں میں کلام الامام امام الکلام (امام کا کلام بھی کلاموں کا امام ہوا کرتا ہے) کا مصداق ٹھہرا؟ آپ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خود فرماتے ہیں کہ:

ع

ہوں اپنے کلام سے نہایت محفوظ

بیجا سے ہے الممت للہ محفوظ

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

یعنی رہے آداب شریعت ملحوظ

الف: آخر میں راقم الحروف اسلوب تحریر کے بارے عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ شروع میں میرا خیال تھا کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا

سراپائے اقدس فقط کلامِ اعلیٰ حضرت سے بصورت اشعار ہی تحریر کیا جائے مگر یہ بات زیادہ مناسب معلوم ہوئی کہ سراپائے اقدس جو اخادیت و اقوال صحابہ میں وارد ہوا بر محل ان کو بھی ذکر کر دیا جائے تاکہ قارئین کے ذوق مطالعہ میں مزید لذت کا سامان ہو سکے اور ان کے دل و دماغ میں سراپائے محبوب نقش ہو سکے۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ تر تصنیفاتِ اعلیٰ حضرت کا ہی سہارا لیا جائے، لیکن کہیں کہیں اور کتب سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔

قارئین کی آسانی کے لئے یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ اعلیٰ حضرت کے اشعار میں جو مشکل الفاظ استعمال ہوئے ہوں ان کے معانی بھی لکھ دیئے جائیں تاکہ سمجھنے میں آسانی پیدا ہو سکے۔ اس کے لئے میں نے علامہ مفتی محمد عنایت احمد نعیمی کی شرح حدائق بخشش مسمیٰ بہ ”نوبہار نوازش“ اور مولانا صوفی اول قادری صاحب کی شرح ”سخن رضا“ اور حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری صاحب کی شرح ”شرح کلام رضا“ سے استفادہ کیا۔



حسن و جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بات مسلمات سے ہے کہ جس طرح ہمارے نبی ﷺ کو رب تعالیٰ نے ہر ہر وصف بے مثل عطا فرمایا حسن و جمال بھی ایسا دیا جو کائنات میں کسی کو میسر نہ آیا۔ اس حوالے سے چند ایک حوالا جات عرض کئے جاتے ہیں جو دعوائے مذکور کو بدرجہ اتم ظاہر کر دیں گے۔

۱۔ قرآن مجید نے حضرت موسیٰ ﷺ کے اس واقعہ کو نویں پارے سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۴۳ میں ذکر فرمایا کہ:

رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرَ اِلَيْكَ ۗ قَالَ لَنْ تَرٰنِي ۗ وَلٰكِنْ اَنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنْ اَسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرٰنِي ۗ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسٰى صٰعِقًا ۗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمہ کنز الایمان:

”عرض کی اے میرے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔“

مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اس کی تفسیر میں فرماتے

ہیں کہ:

”موسیٰ علیہ السلام کو جب نور الہی کا جلوہ کرایا جانا تھا تو ”رب تعالیٰ نے سات سات کوس (ایک کوس دو میل کے لگ بھگ، فیروز اللغات، راقم) ارد گرد سے کیڑے، مکوڑے نکال دیے حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے والے فرشتے بھی۔“

(تفسیر نعیمی ج ۹ ص ۱۷۳، مکتبہ اسلامیہ لاہور)

پھر وہ نور الہ کی تجلی تھی کتنی؟ تفسیر جلالین میں ہے:

فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ أَتَى ظَهَرَ مِنْ نُورِهِ قَدَرٌ نِصْفِ أُمَّةٍ الْخُنْصَرِ۔

ترجمہ: ”پھر جب اس کے رب نے اپنا نور چمکایا یعنی اس کا نور (انسانی ہاتھ) کی چھوٹی انگلی کے آدھے پورے کے برابر ظاہر ہوا۔“

تفسیر صاوی میں ہے:

وَفِي رِوَايَةٍ قَدَرٌ سُمِّ الْخَيْطِ وَفِي رِوَايَةٍ قَدَرٌ الدِّهْمِ
”یعنی ایک روایت میں ہے کہ وہ نور کی تجلی سوئی کے سوراخ کے برابر تھی“

اور دوسری روایت میں ہے کہ ”درہم کے برابر تھی۔“

(ج ۲ ص ۷۰۸)

اس نور کی تجلی کے مشاہدہ کے بعد موسیٰ علیہ السلام کے جلال و جمال کی کیفیت

کیا تھی؟ یہ بات بھی نہایت توجہ طلب ہے۔ علامہ صاوی رقمطراز ہیں:

كَانَ بَعْدَ مَا رَجَعَ مِنَ الْمَكَاةِ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ
يَنْظُرَ إِلَيْهِ لِمَا غَشِيَ وَجْهَهُ مِنَ النُّورِ، وَلَمْ يَزَلْ عَلَى

وَجْهَهُ بُرِّقَ حَتَّى مَاتَ

ترجمہ: ”جب موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ سے اس ہم کلامی (اور مشاہدہ تجلی نور) کے بعد واپس لوٹے تو آپ کے چہرے پر اس نور کے اثرات جمال و جلال کی وجہ سے کسی میں طاقت نہ تھی کہ آپ کی طرف دیکھ سکے۔ بایں وجہ وصال مبارک تک آپ کے چہرے پر نقاب رہا۔“ (ج ۳ ص ۷۰۸)

بلکہ روح المعانی میں تو یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

مَكَتَ مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا

مَاتَ مِنْ نُورِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

”یعنی چالیس (۴۰) راتوں تک آپ کی یہ کیفیت رہی کہ آپ کو جو بھی دیکھ لیتا اس کی موت واقع ہو جاتی۔“

(ج ۵ ص ۸۹)

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

تبارک اللہ شانہ تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
وہاں تو وہ جوش لُن ترانی، یہاں تقاضے وصال کے تھے

قارئین!

مقام غور ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا کو نہیں بلکہ اس کے نور کی تجلی کو دیکھا، وہ

بھی درہم کی مقدار یا پھر چھوٹی انگلی کے آدھے پورے کے برابر یا پھر سوئی کے سوراخ

کے برابر تو حالت یہ ہے کہ جو بھی دیکھ لے جان چلی جائے یا پھر بینائی، پھر عمر بھر

چہرے پر رہے بھی پردہ تو ان نگاہ نازمین پر جانِ عالم نہ فدا ہو جنہوں نے فقط نور نہیں بلکہ اپنے رب کو ہی بے پردہ نکلتی باندھ کر (جیسا کہ رب نے چاہا) دیکھا۔
قرآن کہتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى

ترجمہ: ”کنز الایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد

سے بڑی۔“ (پ ۲۳، سورہ نجم آیت ۱۷)

یقیناً اگر موسیٰ کا دیدار ان کے مکالمہ مذکورہ کے بعد انسان کے بس کی بات نہیں تو اگر ہمارے محبوب ﷺ بے حجاب کائنات کو دیدار کروائیں تو کائنات کی آنکھ میں کہاں ہمت و طاقت کہ اک جھلک بھی دیکھ سکے۔ اسی لئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَوْ بَدَأَ لِلْخَلْقِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حَذَقًا لَمْ يَقُمْ لَهَا مِنْ
دُونَ الْعَرْشِ.

”اگر کائنات والوں کے لئے محبوب ﷺ کے حسن کامل سے بے پردہ ایک ذرہ برابر بھی ظاہر ہو جائے تو سوائے عرش کے کوئی چیز نہ قائم رہ سکے۔“ (نبراس ص ۴۲۳)

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو کسی موقع پر شانِ حسن صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبریل تو نے سب نبیوں کو دیکھا ذرہ یہ تو بتا کوئی ہم جیسا بھی نظر آیا؟
جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے:

قَلْبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَرْ رَجُلًا أَفْضَلَ

مِنْ مُحَمَّدٍ

یعنی میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو پلٹ پلٹ کر

دیکھا مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اور زیادہ حسین نظر نہ آیا۔“

(المجم الاوسط للطبرانی ج ۷، ص ۱۵۵، فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ص ۲۳۰)

ع

یہی بولے سدہ والے چمن جہاں کے تھالے کبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا تجھے یک نے یک بنایا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ قِوَامًا وَاحْسَنَ

النَّاسِ وَجْهًا وَاطْيَبَ النَّاسَ رِيحًا وَالْبَيْنَ النَّاسَ كِفَا

وَكَانَتْ لَهُ حِمَّةٌ أَلِيٌّ شِجْهَةٌ أَذْنِيهِ يَرِيهِ عَلَى عَارِضِيهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہاں سے بہتر، چہرہ تمام

عالم سے خوب تر، مہک سارے زمانے میں خوشبو تر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم

تر، بال کانوں کی لوتک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش

مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ اس ابن عسا کرنے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعة الضعیفی)

دربار رسالت کے نعت گو، شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَاحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي

وَاحْجَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

”یا رسول اللہ ﷺ! آپ سے زیادہ حسین و جمیل میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔ کیونکہ آپ سے زیادہ صاحب جمال کسی ماں نے جناہی نہیں۔“

خُلِقْتَ مُدْبِرًا وَمِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(دیوان حسان بن ثابتؓ)

”آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا آپ ایسے پیدا کئے گئے جیسا آپ نے چاہا۔“

حسان الہند اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

لَمْ يَأْتِ تَطْيِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلِ
تُوْنَهْ شَدِّ پیدَا جَانَا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ ہر دوسرا جانا
تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تیری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

جس کے جلوے سے مر جھائی کلیاں کھلیں

اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما

اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل

جو ہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

خلعہ قدرت کا حسن دست کاری واہ واہ

کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ بلخ دل آرا ہمارا نبی

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں

اے جان جاں میں جان تجلی کہوں تجھے

گل زار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں

درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا

ایسے پیارے سے محبت کیجئے

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

لم یات: نہیں آیا، نظیرک: آپ جیسا۔ فی: میں۔ نظیر، نظر۔ مثل: مانند۔

شد: نہ ہوا۔ راج: حکومت۔ تاج: شاہی ٹوپی، تورے: تیرے۔ سر سو ہے: زیب

دے۔ سدہ: بیری کا درخت۔ مقام جبریل۔ تھالے: پرت۔ چھان: تلاش۔

خلق: عادت۔ خلق: پیدائش۔ خامہ: لکھنے کا قلم۔ بلخ: جمکین۔ دل آراء: دل کو

بھانے والا۔ تابشیں: جلوہ۔ گلزار قدس: جنت۔ رنگین: خوبصورت۔ درمان:

علاج۔ منبت: اگایا ہوا۔ حق نما: حق دکھانے والا۔ ساز: بنانے والا۔ طلعت:

صورت۔ سہیم: بے مثال۔ قسیم: شریک۔ عدیل: ہم مرتبہ۔ جو ہر فردا: بیش

قیمت۔ ہر چیز کی اصل۔



زلف عنبریں

حضرت سیدنا علیؑ آپ کے مبارک بالوں کا حسن ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الشَّعْرِ
 ”آپ کے بال مبارک نہایت ہی حسین اور خوبصورت تھے۔“ (تہذیب ابن عساکر بحوالہ شاہکار ربوبیت از مفتی محمد خاں قادری ص ۱۳۲)

حضرت ابو قرق صافہؑ آپ کی مبارک زلفوں کی سیاہی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدًا سَوَادِ الشَّعْرِ. (ایضاً ص ۱۳۳)

حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے محبوب علیؑ کی زلفہائے مبارک کے بارے پوچھا کہ وہ کیسی تھیں؟ تو آپ نے فرمایا:

لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ
 یعنی نہ تو بچچدار اور نہ ہی سیدھی اکڑھی ہوئی تھیں۔

(شامل ترمذی ص ۳۸، مطبوعہ بیروت)

خلاصہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک نہ گھونگھردار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان تھے۔ آپ کے مقدس بال پہلے کانوں کی لوت تک پھر شانوں تک خوبصورت گیسو لگتے رہتے تھے۔

(سیرت مصطفیٰ جان رحمت ماخوذ از تصنیفات اعلیٰ حضرت ج ۲، ص ۷۷، سنہ ۱۳۶۶ھ)

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
 لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام
 لیلۃ القدر میں مطلع افجر حق
 مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
 شب طیب و شارب ہے رخ روش دن
 گیسو دوشب قدر و برات مومن
 مرگان کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
 والفجر کے پہلو میں لیلیٰ عنبر
 لالہ زار دل پر داغ ہوا سنبل زار
 عکس آئین ہوا یہ گیسوئے پچاں کس کا
 یاد گیسو ذکر حق ہے آہ کر
 دل میں پیدا لام ہو جائے گا
 مشکبو زلف سے رخ چہرے سے بالوں میں شعاع
 معجزہ ہے حلب زلف و تار عارض
 ہے کلام الہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
 قسم شب تار میں راز پہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تا کی قسم
 کوچہ گیسوئے جاناں سے چلی ٹھنڈی نسیم
 بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلاں سوختہ
 صبح وطن پہ شام غریباں کو دوں شرف
 بیکس نواز گیسوں والا کہوں تجھے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
 ساری بہار بہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے
 گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف
 لا کہ تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود
 زلفہائے مبارکہ پر حسان الہند اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ (۱۸) اشعار
 پر مشتمل مکمل ایک کلام لکھا جو یقیناً انہی کا خاصہ ہے، اس کلام کے چند اشعار ملاحظہ
 ہوں۔
 چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
 حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو
 ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
 سایہ انگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو
 آخر حج غم امت میں پریشان ہو کر
 تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو
 گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تادوش
 کہ بنیں بدوشوں کو سہارے گیسو
 کعبہ جان کو ہنسیا ہے غلاف مشکیں
 اڑ کے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو
 دیکھو قرآن میں شب قدر سے تا مطلع فجر
 یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو
 مرثدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں اڈیں
 ابروؤں پر وہ جھکے جھوم کے ہارے گیسو

تیل کی بوند ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
 صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو
 مشکل الفاظ کے معانی:

کرم: سخاوت۔ گھٹا: سیاہ بادل۔ گیسو: بال۔ مشک: کستوری۔ سا: مثل۔
 لکہ: بادل کا ٹکڑا۔ ابر: بادل۔ رافت: مہربانی۔ لیلۃ القدر: رمضان کے آخری عشرہ کی
 طاق راتوں میں سے ایک رات۔ مطلع الفجر: صبح صادق طلوع ہونے تک۔ مانگ: سر
 کے بالوں میں درمیانی لکیر: استقامت: سیدھے ہونے پر۔ لالہ: خشخاش کا سرخ
 پھول۔ زار: کھیت۔ سنبل زار: خوار ہوا۔ عکس: سایہ۔ انگن: ڈالنے والا۔
 پتیاں: خمدار۔ مشکبو: مشک کی خوشبو والا۔ رخ: طرف۔ شعاع: روشنی۔ حلب زلف:
 سیاہ گنگھریالے بال۔ تار: ترکستان۔ عارض: رخسار۔ شارب:
 مونچھ۔ مرگاں: پلک۔ ابرو: بھویں۔ والفجر: صبح صادق، لیال عشر: دس راتیں۔ کلام
 الہی: قرآن پاک۔ شمس: سورۃ الشمس۔ وضحیٰ: سورۃ الضحیٰ۔ فزا: بڑھنے والا۔ شب
 تار: اندھیری رات۔ دو تا: کپڑا ختم دار۔ کوچہ: گلی۔ جاناں: محبوب۔ نسیم: خوشبودار ہوا۔
 بال: پرندے کے بازوں۔ افشاں: جھاڑنے والا۔ سوختہ: جلا ہوا۔ غریباں:
 مسافروں کی شام ماپوسی میں۔ شرف: اونچا مرتبہ۔ بیکس نواز: غریبوں کو نوازنے والا۔
 بزم: محفل: ثنائے: تعریف۔ عروس: دلہن۔ ہشت: آٹھ۔
 عطر دان: خوشبو کی رکھنے کا ڈبہ۔ منصرف: واپس کرنا۔ تہ: نیچے۔ تیغ: تلوار۔ سنبل:
 ایک قسم کی گھاس۔ سنوارے: درست کرنا۔ شکن: بل۔ تپش: گرمی۔ انگن: سایہ
 ڈالنے والا۔ گوش: کان۔ فریاد: دہائی۔ تادوش: کندھوں تک۔ تیرہ بختوں، بد نصیبوں:
 بدوشوں: بے گھر۔ غلاف مشکیں: مشک کی خوشبو میں بسا ہوا غلاف۔ ابرو: بھونٹیں۔
 مرثدہ: خوشخبری۔ گھنگھور گھٹائیں: نہایت گہرے کالے بادل۔ اڈیں: گھر آنا۔
 ہارے: قربان۔

سیر انور

جان حسن و جمال مصلیٰ ﷺ کے سیر انور کے متعلق اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضخم الهامة
عظيم اللحية.

رسول اللہ ﷺ کا سرمبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ اسے امام بیہقی نے روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعة النخعي)

سر کی بزرگی، وفور عقل اور جودت فکر کی اس بناء پر دلیل ہے کہ سر جوہر دماغ کا عامل ہوتا ہے۔ یہاں پر سر کو عظیم کہنے سے کوتاہی اور چھوٹائی کی نفی کرنا مقصود ہے ورنہ آپ کے تمام اعضا و جوارح میں توازن و اعتدال کی رعایت کی گئی ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۷۲)

سرود ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سر سرواں خم رہیں
اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلتہ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
کیا بنا نام خدا اسراء کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

سرود: صنوبر۔ محبوب کا قد۔ تاز: غمزہ۔ قدم: کام میں سبقت کرنے والا۔
مغز: دماغ۔ حکم: حکمت کی جمع۔ یکہ: بے مثل۔ اسراء: شب معراج۔ سہرا:
پھولوں کی لڑیاں جو شادی کے دن دولہا کے سر پر باندھتے ہیں (تاکہ نظر نہ لگے)
بر: جسم۔ شہانہ: شاہی عبا۔



پیشانی مبارک

محبوب علیہ السلام کی جبین سعادت و مبارک کے بارے اعلیٰ حضرت رقمطراز ہیں:

ہند بن ابی ہاشم فرماتے ہیں:

كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْبًا مَفْخِبًا
يَتَلَوُّ وَجْهَهُ تَلَالُو الْقَبْرِ لَيْلَةَ الْبَدَا أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعِ

الجبين كَثَ اللَّحِيَةِ

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم عظمت والی نگاہوں میں عظیم، دلوں میں معظّم

تھے، چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا، جگمگاتا رنگ،

کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی۔

اسے ترمذی نے شمال میں طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب

الایمان میں روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعہ النحلی)

ع

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا

اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا

بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

شرم سے جھکتی ہے محراب کہ ساجد ہیں حضور

سجدہ کرداتی ہے کعبہ سے جبین سائی دوست

مشکل الفاظ کے معانی:

سعادت: نیک بختی۔ بخت: نصیب۔ ساجد: ساجد کرنے والا۔ جبین

سائی: پیشانی رگڑنا۔

ابرو مبارک

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ابرو مبارک کے متعلق اعلیٰ حضرت تحریر

فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(۱) كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيضَ الْوَجْهِ كَثِ

اللحية احمر المافي اهرب الاستفار.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ گورہ، داڑھی گھنی، آنکھوں کے کوؤں میں سرخی،

پلکیں دراز، اسے ابن عساکر نے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعہ النحلی)

ع

جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی

ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ اقلن مژہ

ظلمہ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباری مژگاں یہ بھر سے درود

سلک ڈر شفاعت پہ لاکھوں سلام

یاد ابرو کر کے تڑپو بلبلو

ککڑے ککڑے دام ہو ہی جائیگا

ہلال کیسے نہ بتا کہ ماہ کامل کو

سلام ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

عشق ابرو میں میں رمز توسین کا
نکتہ داں نکتہ داں نکتہ داں ہو گیا
اشارہ کر دیں اگر وہ کمان ابرو کا
ہمارا تیر دعا پھر کبھی خطا نہ کرے
خم زلف نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں
کہ یا رب تو ہی والی ہے سیدہ کاران امت کا
تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
آج عید عاشقان ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے
ہے جلوہ گہ نور الہی وہ رو
توسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
آنکھوں پہ نہیں سبزہ مرثگان کے قریب
چرتے ہیں قضاے لامکان میں آہو
ہوں کر دوں تو گردوں کی بنا گر جائے
ابرو جو کھینچے تیغ قضا گر جائے
اے صاحب توسین بس اب رو نہ کرے
سبے ہوؤں سے تیر بلا پھر جائے
مشکل الفاظ کے معنی:

بھوؤں: ابرو۔ لطافت: خوبی۔ انگن: ڈالنے والا۔ مرثہ: پلک۔ ظلہ
چھاؤں کرنے والی چیز۔ قصر: محل۔ اشکباری: آنسو بہانا۔ مرثگان: پلکیں۔

سلک: ہار کی لڑی۔ در: گوہر۔ دام: قید کا جال۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔
خمیدہ: جھکا ہوا۔ خم: پیچ و تاب۔ والی: مالک۔ سیہ کاراں: بدکار۔ پیوستہ: ایک
دوسرے سے ملے ہوئے۔ گہ: جگہ۔ رو: چہرہ۔ توسین: دو کمانیں۔ ابرو۔
قضاے لامکان: لامکان کی وسعت۔ آہو: ہرن۔ گردوں: آسمان۔ بنا: بنیاد۔
قضا: موت کا وقت۔ رو: رخ۔



کان مبارک

سرور دو عالم ﷺ کے گوش مبارک دونوں کامل و تام تھے۔ اپنے حسن موزونیت میں یکتا تھے۔ قوت بصر کی طرح آپ کی قوت سماعت بھی بے مثال عطا ہوئی تھی۔ آپ قریب و بعید کو یکساں سنتے تھے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما آپ کا مبارک حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

رجل الرأس اهرب العينين حسن الفم حسن

اللحية تام الاذنين

آپ کے سر کے بال ہلکے خم دار دراز پلکوں والی آنکھیں، حسین و پاکیزہ چہرہ، خوبصورت ریش مبارک اور آپ کے دونوں کان کامل تھے۔

(شاہکار ربوبیت ص ۱۳۲، بحوالہ شاکل الرسول)

حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

والذی نفسی بیدة لقد كنت اسمع صرير القلم علی

اللوح المحفوظ و انا فی ظلمة الاحتیاء و كنت اسمع

سجود القبر امام العرش و انا فی ظلمة الاحتیاء۔

”مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری

جان ہے میں شکم مادر میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز

سنتا تھا اور اسی طرح شکم مادر میں میں چاند کے عرش اعظم

کے سامنے سربسجود ہونے کی آواز کو بھی سنتا تھا۔“

(ایضاً بالا اختصار ص ۱۳۲)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

إني أرى مالا تزون وأسمع مالا تسبعون

”میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں

سن سکتے۔“ (ابن ماجہ ص ۳۰۹، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ع

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

گوش شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں

وعدہ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

فریاد جو امتی کرے حال زار میں

ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کہ کوئی جو آہ کرے دل سے

بے بسی ہے جو مجھے پرش اعمال کے وقت

دوستو! کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے

کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور

ہاں کوئی دیکھیں یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے۔

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے

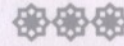
اس سے پرش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہ رسل

بندہ بیکس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

سن کے یہ عرض میری بحر کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے
بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے
مشکل الفاظ کے معانی:

کان لعل: سرخ رنگ کے قیمتی جواہرات۔ کرامت: بزرگی۔ حال زار۔
خراب حالت۔ فریادری: فریاد کو پہنچنے والا۔ بے بسی: مجبور۔ پرشش: جواب طلبی:
غوغہ: رولا۔ ملائک: فرشتے۔ معروض: گزارش: بیکس: مجبور۔ آزاد شدہ: آزاد کیا
ہوا۔



چشمان مبارک

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمان مبارک کے بارے اعلیٰ حضرت تحریر
فرماتے ہیں:

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بيض اللون

مشر باحمره اذ بع العين كحل اللحية

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی امیز، آنکھیں بڑی خوب سیاہ، داڑھی

گھنی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعة الضعی)

چشم مبارک کے بڑی ہونے کا مطلب تنگی اور کوتاہی کی نفی کرتا ہے نہ کہ
اتنی بڑی کہ آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ آپ کے اعضائے شریفہ کے اظہار
میں قاعدہ کلیہ توسط و اعتدال ہے کیونکہ مدار حسن و جمال اور بنائے فضل و کمال یہی
توسط و اعتدال ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۶۸)

سرکار علیہ السلام روشنی و تاریکی میں یکساں دیکھتے:

اعلیٰ حضرت محبوب علیہ السلام کی قوت بینائی کے متعلق فرماتے ہیں:

ابو عبد الرحمن حقی بن مخلد قرطبی رضی اللہ عنہ نے جو اکابر اعیان ماتہ ثالثہ

سے ہیں۔ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حکایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا روشنی
میں دیکھتے تھے ویسا ہی تاریکی میں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص ۲۲، قمر التمام فی نفی الظلم عن سید الانام)

گر یہ مبارک:

آپ کا گریہ مبارک بھی تبسم کی قسم کا تھا آواز کبھی بلند نہ ہوئی تھی۔ چشم

مبارک سے آنسو بہتے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ایک قسم کی آواز سنی جاتی تھی۔ جس طرح تانبے کی دیگ میں جوش آیا ہے۔

آپ کا گریہ فرمانا رب تعالیٰ کی جلالت کے ظہور کے وقت یا امت پر شفقت اور طلب رحمت میں ہوتا تھا۔ (حلیہ شاہ عالم امکان ص ۲۲)

آنکھوں کا قدرتی سرمئی ہونا:

ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم محتوناً مکھولاً
آپ کی آنکھوں میں ولادت کے وقت ہی سرمہ لگا ہوا تھا۔ (شاہکار ربوبیت)

معنی قدرای مقصد ماظفی
زرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

دل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے
شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم و انجم میں ہے آپ کی بینائی کی

سرگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

چشمہ مہر میں موج نور جلال
اس رگ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

یا الہی جب حساب خندہ بیجا رو لائے
چشم گریان شفیع مرتجی کا ساتھ ہو

عاقلو ان کی نظر سیدی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

گوش شہ کہتے ہیں فریاد ری کو ہم ہیں
وعدہ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

اپنی اک میٹھی نظر کے شہید سے
چارۂ زہر مصیبت کیجئے

قسمت میں لاکھ پھیر ہوں سوہل ہزار کج
یہ ساری گھٹی ایک تیری سیدی نظر کی ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

دم: جان۔ عنایت: احسان۔ بینی: ناک۔ قدرای: تحقیق اس نے
دیکھا۔ ماظفی: حد سے نہ بڑھا۔ زرگس: آنکھ کی مثل پیلے رنگ کا پھول باہر سے
سفید۔ شش: چھ۔ جہت: جانب۔ مقابل: سامنے۔ والنجم: قرآن میں سورۃ ہے۔
بینائی: دیکھنے کی قوت۔ سرگیں: سرمہ لگی ہوئیں۔ حریم: جس کو اللہ نے عزت

دی۔ مشکیں: مشک والا۔ غزال: ہرن۔ فضائے۔ وسعت۔ خندہ بیجا: غلط ہنسی
ذائقہ۔ گریاں: رونے والی۔ شفیع: شفاعت کرنے والا۔ مرتجی: جس کی امید کی
جائے۔ بوروں۔ دیوانہ۔ چارہ: تدبیر: علاج۔ پھیر: چکر۔ کج: ٹیڑھا پن۔ گتھی:
گرہ۔



بینی مبارک

جان حسن علیہ السلام کی ناک مبارک رفعت کی طرف مائل، باریک اور
معتدلاً طویل تھی۔ رب تعالیٰ نے ایسا ذیشان بنایا کہ ہمہ وقت اس سے نور کی
شعاعیں نکلا کرتیں۔

وصاف محبوب حضرت ہند بن ابی ہالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ:

أَقْبَى الْعَزِيزِينَ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ، يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَقَمَ.

”آپ کی ناک مبارک لمبی، باریک اور درمیان سے قدرے

بلند تھی، اس پر ہمہ وقت نور کی برسات رہتی (اس نور کی وجہ

سے غور سے نہ دیکھنے والے کو ناک مبارک بلند ہوتی) حالانکہ

فی الواقع بلند نہ تھی“

(شمال ترمذی، ص ۳۰، مطبوعہ بیروت)

ع

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود

اوپنی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

بینی پر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا

ہے لواء الحمد پر اڑتا پھیرا نور کا

مشکل الفاظ کے معانی:

رخشاں: چمکنے والا۔ بکہ: شعلہ۔ لواء: جھنڈا۔ پھیرا: جھنڈے کا کپڑا



آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
 مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا
 بیت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا
 کنش پا پر گر کے بن جاتا ہے گچھا نور کا
 عرش تک پھیلی ہے تاب عارض
 کیا جھلکتے ہیں جھلکتے والے
 کیا ہی کمال قادر الکلامی سے حسان الہند اعلیٰ حضرت نے محبوب علیہ السلام
 کے رخساروں پر مکمل کلام لکھا اور دنیا ادب کو محبت و عشق کا ایک عظیم تحفہ عطا کیا۔
 ملاحظہ ہو:

نار دوزخ کو چمن کر دے بہار عارض
 ظلمت حشر کو دن کر دے نہار عارض
 میں تو کیا چیز ہوں خود صاحب قرآن کو شہا
 لاکھ مصحف سے پسند آئی بہار عارض
 جیسے قرآن ہے ورد اس گل محبوبی کا
 یونہی قرآن کا وظیفہ ہے وقار عارض
 گرچہ قرآن ہے نہ قرآن کے برابر لیکن
 کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگار عارض
 طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوہ گرم
 آپ عارض ہو مگر آئینہ دار عارض
 طرفہ عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھر
 مصحف پاک ہو حیران بہار عارض

رخسار مبارک

جانِ حسن علیہ السلام کے رخسار بہت زیادہ خوبصورت سفید سرخی مائل
 تھے۔ نہایت نعمت و دلکشی کے مالک۔ نہ دبے ہوئے اور نہ ہی ابھار والے بلکہ
 معتدل۔

حضرت ہند بن ابی ہالدیؓ فرماتے ہیں کہ:

سہل الخدین

یعنی آپ کے دونوں رخسار اٹھے ہوئے نہ تھے۔ بلکہ ہموار تھے۔

(شمائل ترمذی، ص ۳۰)

سفیدی رخسار:

سیدنا ابو ہریرہؓ آپ کے مقدس رخساروں کا بیان کرتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض

الخدین

آپ کے رخسار سفید تھے۔ (شاہکار ربوبیت ص ۳۱۱، بحوالہ سبل الہدیٰ)

ع
 جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
 ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
 ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
 ان کے قد کی رشاقیت پہ لاکھوں سلام
 مصحف عارض پہ ہے خط شفیعہ نور کا
 لو سیہ کارو مبارک ہو قبالبہ نوز کا

ترجمہ ہے یہ صفت کا کہ وہ خود آئینہ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض

جلوہ فرمائیں رخ کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہو جائے الہی شب تار عارض
نام حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش نثار عارض

مشکو زلف سے رخ چہرے سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلب زلف و نثار عارض
حق نے بخشا ہے کرم نذر گدایاں ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثار عارض

آہ بے مائیگی دل کہ رضائے محتاج
لے کے اک جان چلا بہر نثار عارض
مشکل الفاظ کے معانی:

جھلمائے: دھندلی روشنی۔ عذاروں: رخساروں۔ طلعت: دیدار۔
سہولت: نرمی۔ رشاقت: زیبا قاسمی۔ ہیبت: رعب۔ عارض: رخسار۔ تھراتا:
لرزتا۔ نکش پاؤں کی جوتی۔ گچھا: ایک شاخ پر چند پھول۔ تاب: چمک۔ جھلکنے
والے: چمکنے والے۔ نار: آگ۔ چمن: باغیچہ۔ بہار: رونق۔ ظلمت: تاریکی۔ نہار:
صبح۔ صاحب قرآن: قرآن والا۔ مصحف: قرآن۔ ورد: وظیفہ۔ وقار: عزت۔
مدح نگار: تصویر۔ جلوہ گرم: تجلی کی گرمی۔ عارض لاحق ہونا۔ آئینہ دار: آئینہ
دکھانے والا۔ طرفہ عالم: عجیب۔ شب تار: اندھیری۔ پیش آنے والی رات۔ نام
حق: اللہ تعالیٰ کا نام۔ نثار: نچھاور۔ معجزہ: لاجواب و عاجز کرنے والا۔ تار:
ترکستان۔ کرم: سخاوت نذر گدایاں: فقیروں کا تحفہ۔ بے مائیگی: مفلسی، غربت

دہن مبارک

آقائے حسن و جمال صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن (منہ) مبارک علم و حکمت کا منبع اور
وحی الہی کا مخرج و مصدر تھا، جو اپنی موزونیت و اعتدالیت میں اپنی مثال آپ تھا،
یعنی نہ تنگ اور نہ ہی فراخ بلکہ بین بین حسن و جمال کا مرقع۔

وصافِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

صَلْبِيحُ الْفَجْرِ

یعنی آپ (موزونیت کے ساتھ) فراخ دہن مبارک والے تھے۔

(شمائل ترمذی ص ۳۰)

لعاب دہن کی خوبی و اعجاز:

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن زخمیوں اور بیماروں کے لئے شفا اور زہروں
کے لئے تریاق اعظم تھا۔ غار ثور میں اس کے لگنے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے
پاؤں کو شفاء کامل ملنا، حضرت علی کو آشوب چشم سے شفا ملنا، حضرت قناد رضی اللہ عنہ کی
آنکھ کو تندرست و سکون والا کرنا، کھاری کنوؤں کا شیریں ہونا لعاب دہن
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز و کمال کا آئینہ دار تھا۔

ع

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان جناب
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے

اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزاں کا ساتھ ہو
سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول
مشکل الفاظ کے معانی:

وحی: خدا کا پیغام۔ چشمہ: پتھر یا زمین سے پانی کا نکلنا۔ حکمت:
دانائی۔ شاداب: تر و تازہ۔ جناں: جنتیں۔ طراوت: تازگی۔ شیرہ جان: جان
کیلئے میٹھے شربت۔ زلال: نتھرا ہوا صاف پانی۔ حلاوت مٹھاس۔ گور: قبر۔ تیرہ:
سیاہ۔ جانفزاں: روح حیات کو بڑھانے والا۔ سر تا بقدم: سر سے پاؤں تک۔ تن:
جسم۔ زمن: زمانہ۔ ذقن: ٹھوری۔



زبان مبارک

حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک کی فصاحت، جوامع، الکلم، انوکھا
اظہار بیان اور عجیب و غریب حکم و فیصلے اتنے زیادہ ہیں کہ شائد ہی کوئی فکر و اندیشہ
کا محاسب اس کے حصہ و احاطہ کے گرد پھر سکے..... اللہ تعالیٰ نے حضور
اکرم ﷺ سے زیادہ فصیح و شریں بیاں دوسرا پیدا ہی نہیں کیا۔

(سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۸۴)

شانِ تکلم:

حضور اقدس ﷺ کے طرز تکلم و شان تکلم اور اس کی کیفیت کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:
”ہند بن ابی ہالے کی بیان کردہ اوصاف السنبی ﷺ کی
حدیث حلیہ اقدس میں ہے:

اذا تكلم اطرق جلسا و كان على رؤسهم الطير
”جب حضور اقدس ﷺ کلام فرماتے جتنے حاضرین مجلس
ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے
ہیں۔“

عجب ست باوجودت کہ وجود بمن ماند
تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
”عجب ہے کہ تیرے وجود سے میرا وجود باقی ہے۔ تیسری
گفتگو نافذ ہے اور میری بات باقی ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۵۹۷، انہار الانوار من یم صلوة الاسرار)

آپ کا کلام گویا نور تھا:

اعلیٰ حضرت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

واذا تكلم رثی كالنور يخرج من بين ثناياها

”جب کلام فرماتے تو دانتوں سے نور چھٹتا نظر آتا۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص ۷۰۸، نئی ایڈیشن استنار بنورہ کل شی)

ابو قرق صافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں:

رائنا كأن النور يخرج من فيه (ایضاً ص ۷۰)

”ہم نے نور سانس نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔“

صاحب جوامع الکلم:

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے:

فضلت علی الانبیاء بسبب اعطيت جوامع الکلم

میں تمام انبیاء پر چھ (۶) وجہ سے فضیلت دیا گیا ہوں، مجھے جامع

باتیں عطا ہوئیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵، ص ۶۲۴، جزء اللہ عدہ ہالانہ ختم النبوہ)

صاحب شریں لسان:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم حسن النغمة

”رحمت دو عالم صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا لہجہ نہایت ہی مسحور کن

تھا۔“ (شاہکار روایت ص ۱۹، بحوالہ شامل الرسول)

ع

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود

اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود

اس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جو بن بہار قبول

اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں

اس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں

وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

تیرے آگے یوں ہیں دبے لپے فصحاء عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

جلوہ میں اجابت، خواصی میں رحمت

بڑھی کس ترک سے دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا

بڑی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا

دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھی باتیں تیری دین عجم ایمان عرب

تمکین حسن تیرا جان عجم شان عرب

مشکل الفاظ کے معانی:

کن: ہو جا۔ نافذ: جاری ہونے والی۔ فصاحت: خوش بیانی۔ دلکش: دل
کھینچنے والا۔ بلاغت: باموضع گفتگو۔ جو بن: خوبصورتی۔ نسیم: ٹھنڈی و نرم بھینی ہوا۔
اجابت: قبولیت۔ شیر: دودھ۔ رواں: جاری۔ نضارت: تازگی۔ سخن: بات۔ سخن:
اعتراض۔ دبے لہجے: کمزوری سے جھکے۔ فصحاء: خوش گفتار۔ جلوہ: لگام۔ خواصی:
خدمت گار۔ تزک: شان و شوکت۔ عنایت: مہربانی۔



لبہائے مبارک

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لب نہایت ہی خوبصورت اور سرنخی
مائل تھے۔ نزاکت و لطافت میں اپنی مثال آپ تھے۔
امام طبرانی آپ کے مبارک ہونٹوں کے بارے میں روایت کرتے
ہیں۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن عباد

الله شفتين

”رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ مبارک اللہ کے تمام

بندوں سے خوبصورت تھے۔“ (شاہکار روایت ص ۲۳۸)

اسی طرح طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم الطف عباد

الله شفتين

”آپ کے مبارک ہونٹ تمام اللہ کے بندوں سے نرم و

نازک تھے۔“ (ایضاً ص ۲۳۸۹)

محبوب علیہ السلام کے لبہائے دلنشین کے بارے حسان الہند اعلیٰ حضرت کہتے

ہیں:

پتی پتی گل قدس کی پتیاں

ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

یا الہی جب ہمیں آنکھیں حساب جرم میں

ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

بزم قدسی میں ہے یاد لب جاں بخش حضور
عالم نور میں ہے چشمہ حیوان عرب
دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی
ہیں در عدن لعل یمن مشک ختن پھول
عکس افکن ہے ہلال لب شہ حبیب نہیں
مہر عارض کی شعاعیں ہیں نہ تار دامن
گر لب پاک سے اقدار شفاعت ہو جائے
یوں نہ بے چین رکھے جوش عصیاں ہم کو
لب زلال چشمہ کن میں گندھے ہے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے
وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے
آب در دندان سے عدن ڈوب گیا
ریشک لب لعلین سے یمن ڈوب گیا
خجالت پہ ہوئی دیکھ کے روئے شہ کو
شبنم کے پسینہ میں چمن ڈوب گیا
مشکل الفاظ کے معانی:

قدس: متبرک۔ نزاکت: نازکی۔ ریز: بھکرنا۔ بزم: محفل۔ قدسی:
فرشتہ۔ جاں بخش: جان کو حصے دینے والا۔ حضور: قبلہ۔ جسمہ حیوان: آب
حیات۔ دندان: دانت۔ فدائی: قربان۔ در عدن: جنت کے موتی۔ لعل یمن: یمن
کے سرخ لعل۔ ختن: وسط ایشیا میں ایک جگہ کا نام جہاں کی اشک بہت اچھی

ہوتی ہے۔ جیب: گریباں مہر: سورج۔ عارض: رخسار۔ تار: دھاگا۔ اقرار:
قبول۔ جوشش: فکر۔ عصیاں: گناہ۔ آب: آب و تاب۔ در دندان: دانتوں
کے موتی۔ ریشک: حسد: لب لعلین: سرخ ہونٹ۔ خجالت: شرمندگی۔ شبنم: اوس۔



دندان مبارک

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک مفلح الاسنان یعنی سامنے کے دانت کشادہ تھے اور ایک حدیث میں اشنب مفلح الثنایا یعنی سامنے کے دانت روشن تھے۔ آب دار اور کشادہ مروی ہے۔ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارک اور دہن شریف کا مہرہ تمام لوگوں سے زیادہ حسین و لطیف تھا اور ایک روایت میں عظیم الانسان دندان ہائے مبارک عظیم تھے۔ ان سب روایتوں کا مفہوم یہ ہی ہے کہ آپ کا دہن شریف حسن و جمال کے مطابق تھا۔ (مختصر از سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۶۳، ۸۶۵)

دندان اقدس کے بارے اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے:

اذا تكلم ربي كالنور يخرج من بين ثناياها.

”جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھٹتا نظر آتا ہے۔“

ابو قریصہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں:

رائنا كالنور يخرج من فيه

”ہم نے نور سانسٹتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص ۳۰۸، ۳۰۹، نفی الفی عن استنار بنورہ کل شیء)

ع

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

- آب در دندان سے عدن ڈوب گیا

رشک لب لعلین سے یمن ڈوب گیا

خجالت پہ ہوئی دیکھ کے روئے شہ کو

شبشم کے پسینہ میں چمن ڈوب گیا

دندان و لب و زلف و رخ شاہ کے فدائی

ہیں در عدن لعل یمن مشک ختن پھول

خرمن دل پہ جو گرتی ہے تڑپ کر بجلی

متحیر ہوں کہ چکا در دندان کس کا

مشکل الفاظ کے معنی:

گچھے: ایک شاخ پر کئی پھول۔ لچھے: چسپیدہ: مسلسل مزے دار۔ نزہت:

پاکیزگی۔ خرمن: کھلیان: متحیر: حیران۔ در: موتی۔ (دیگر اشعار کے مشکل الفاظ

کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں)



تبسم مبارک

نبی اکرم ﷺ جب بھی مسکرائے تبسم کے ساتھ مسکرائے۔ آپ کبھی بھی قہقہہ لگا کر نہیں بنے۔ یعنی آپ کے ہنسنے میں آواز نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ فقط دانت مبارک ظاہر ہوتے، اور کبھی داڑھیں میں بھی۔ آپ کا تبسم کیا تھا بیماروں کی شفا، پریشان حالوں کی خوشحالی تھی۔ آپ جب مسکراتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إذا ضحك يتلا لواء الجدد

”یعنی جب حضور ہنستے دیواریں روشن ہو جاتیں۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص ۷۰۸، نفی الفنی)

ع

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

یا الہی جب ہمیں آنکھیں حساب جرم سے

ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

منزل کڑی ہے سخاں تبسم کرم کرے

تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

مشکل الفاظ کے معانی:

کڑی: شکل۔ تڑکے: صبح۔



داڑھی مبارک

حضور علیہ السلام کی ریش مبارک گھنی، گنجان اور خوش منظر تھی۔ داڑھی مبارک کے بال بالکل سیاہ تھے۔ جن کا سراقدس کی زلفوں اور سنہری چہرے سے انتہائی تناسب تھا۔ گردن مبارک سے قدرے نیچے سینہ اقدس کو مزین کئے ہوئے تھی۔

(شاہکار ربوبیت ص ۲۵۶)

اعلیٰ حضرت آپ کی داڑھی مبارک کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كشيخ شعر

اللحية.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کشیر وانبوہ

تھے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۲۳۳، لحدۃ النحی)

اور حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بابی و اخی کان ربعة ابيض مشرباً بمحرة كف

اللحية

”میرے ماں باپ ان پر قربان، میانہ قد کے تھے، گوارنگ

جس میں سرخی جھلکتی، گھنی داڑھی۔“ (ایضاً)

وہی فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضخم الهامة

عظيم اللحية.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ ریش مطہر بڑی تھی۔“

(ایضاً: ۶۳۳)

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

كث اللحية تملؤ صدرة

ریش مطہر گھنی سینہ منور کو بھرے ہوئے۔ (ایضاً ص ۶۳۴)

حسان الہند اعلیٰ حضرت محبوب کی ریش مبارک پر درود و سلام عرض کرتے ہوئے تذکرہ یوں بھی کرتے ہیں۔

ع

خط کی گرد وہن وہ دل آرا پھین

سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل

ہالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

شب طیبہ و شارب ہے رخ روشن دن

گیسو و شب قدر و براء مومن

مرگان کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں

وَالْفَجَزُ کے پہلو میں لِيَالٍ عَشْرِ

مشکل الفاظ کے معانی:

خط: داڑھی۔ گرد: چاروں طرف۔ دل آرا: دل کی آرائش کرنیوالا۔

پھین: سجاوٹ۔ سبزہ: ہریالی و تروتازگی۔ ریش: داڑھی۔ معتدل: درمیانی۔ زیادہ

گھنی۔ نہ زیادہ چھدری۔ ریش: زخم۔ ہالہ: چاند کے چاروں طرف نورانی دائرہ۔

ندرت: یکمائی۔ شارب: مونچھ۔ شب قدر: رمضان کی ستائیسویں رات۔

برأت: شعبان کی پندرہویں رات۔ مرگان: پلکیں۔ ابرو: بھونویں۔ والفجر:

صبح صادق۔ لیال عشر: دس راتیں۔

چہرہ انور

چہرہ شہر یار حسن علیہ السلام کا تذکرہ خیر کئی مورخین و مصنفین کا نظر سے

گزرا اور ”ہر گل را خوشبو دیگر است“ کا مصداق پایا لیکن قلم اعلیٰ حضرت کے بعد

اس عنوان پر صاحب شاہکار ربوبیت کے الفاظ نے راقم کو بہت متاثر کیا اس

لئے اولاً انہیں کے کلمات طیبات نقل کرتا ہوں۔ پھر اعلیٰ حضرت کا نثر و نظم پر مشتمل

کلام۔ صاحب شاہکار ربوبیت کہتے ہیں:

”انسان کا رخاۃ ربوبیت کی حسین ترین تخلیق ہے جس کا ذکر

قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے“

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

”ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا۔“

کائنات حسن کے سارے جلوے وجود انسانیت میں مجتمع کر

دیئے گئے تاہم کائنات انسانیت کا حسن جب اپنے نکتہ کمال کو پہنچا تو وجود

مصطفوی علیہ السلام تخلیق پذیر ہوا۔ یہی وہ حسن ازلی ہے جب پھیلا تو کائنات حسن

کے جلووں کی مانگ بھر گئی اور سمٹا تو چہرہ مصطفوی سے معنون ہو گیا۔

(شاہکار ربوبیت ص ۲۶۵)

چہرہ مصطفوی جمال الہی کا آئینہ ہے:

یوں تو کائنات کی ہر شے حسن باری تعالیٰ کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ چاند،

سورج، ستارے، سبھی کے سبھی اس حسن مطلق کی تخلیق کے شاہکار ہیں۔ مگر ان سب

سے بڑھ کر جمال الہی کا مظہر چہرہ و ذات مصطفوی علیہ السلام ہے۔ کیونکہ یہی وہ چہرہ

اقدس ہے۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور توجہ کا مرکز ہے۔ جسے

قرآن فَإِنَّكَ بَأْعَيْنِنَا (آپ ہر وقت ہماری نگاہوں میں رہتے ہیں) کے الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

چونکہ آپ کا چہرہ اقدس جمال الہیہ کا مظہر اتم ہے، اسی وجہ سے آپ نے فرمایا۔

مَنْ رَانِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ.

”جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔“ (ایضاً ۲۷۴)

محبوب علیہ السلام کے رخ زیبا کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا تحریر فرماتے ہیں:

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحِبًّا مَفْخُبًا يَتَلَا لَوْ وَجْهَهُ تَلَا لَوْ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

ازھر اللون واسع الجبين كثر اللحية

حبیب علیہ السلام عظمت والی نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے، چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح جہکتا، جگمگاتی رنگت، کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۳۲، لحدیثی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَابِي وَامِي كَانَ رِبْعَةً أبيض مشرباً

”میرے ماں باپ ان پر قربان، میانہ قد کے تھے، گورا رنگ

جس میں سرخی جھلکتی۔“ (ایضاً)

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أبيض اللون

مشر بآب حمرة.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گورا، سرخی آمیز تھا۔“

(ایضاً ص ۳۳۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ

النَّاسِ قِوَامًا وَأَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام سے بہتر،

چہرہ تمام عالم سے خوب تر۔“ (ایضاً)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ

”گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص ۷۰۸، نفی الہی)

علامہ فاسی مطالع المسرات میں ابن سبع سے نقل کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضِيءُ الْبَيْتَ

الْمُظْلَمَ مِنْ نُورِهِ.

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے خانہ تاریک روشن ہو جاتا۔“

(ایضاً ص ۷۱۰)

کتب حدیث و سیر مطالعہ کیجئے بہت سے خوش نصیب ذوق عقل لبیب صرف

جمال جہاں آرائے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سید عالم سرور اکرم مولائے اعظم ہی دیکھ کر

ایمان لائے کہ لیس ہذا وجہ الکنذائین یہ منہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں۔ (اشارہ

ہے حضرت عبد اللہ بن سلام کے اسلام لانے کے واقعے کی طرف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵، ص ۳۵۱، سبحان السیوح)

ع
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیاں صباحت پہ لاکھوں سلام
شبم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو
تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
وصف رخ گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بچتا ہے لہرا نور کا
دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
من رانی کیسا یہ آئینہ دکھایا نور کا
وضع واضح میں تیری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً جس کو چاہیں کہہ دیں کلمہ نور کا
ک گیسو ہ وہن ی ابرو آنکھیں عین ص
کہی قصص ان کا چہرہ نور کا

آنکھ خورشید قیامت کی جھکنے جو لگی
پردہ انگن ہوا یہ چہرہ تاباں کس کا
کس کے روئے منور کی یاد آگئی
دل تپاں دل تپاں، دل تپاں ہو گیا
طوطی سدرہ وصف رخ پاک میں
گلفشاں، گلفشاں، گلفشاں ہو گیا
یاد رخ میں آہیں کر کے بن میں رویا آئی بہار
جنو میں نسیمیں نیساں برسا، کلیاں چکیں، مہکی شاخ
کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل
پامال جلوۂ کف پاپے جمال گل
جنت ہے ان کے جلوہ سے جو یائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل
ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں میں اسرخیاں
ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل
بو ہو کے نہاں، ہو گئے تاب رخ شہ میں
لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے وہن پھول
ہے کلام الہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں رازیہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تا کی قسم
رخ دن ہے یا مہر سماء یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چکا تھا قمر
 بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
 وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح و الشمس وضحیٰ کرتے ہیں
 ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں
 یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جان ہم کو
 پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو
 پردہ اس چہرہ انور سے اٹھا کر اک بار
 اپنا آئینہ بنا اے مہر تاباں ہم کو
 اے گل باغِ قدس رخسارِ زیبائے حضور
 سرو گلزار اور قدمِ قامتِ رسول اللہ کی
 شمعِ یادِ رخِ جاناں نہ بجھے
 خاک ہو جائیں بھڑکنے والے
 اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
 زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے
 گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں اٹل کے کالی گھٹائیں آئیں
 خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے
 لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
 اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
 ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
 یوں بندگی زلف و رخ اٹھوں پہر کی ہے

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
 کہ چاند سورج چل چل کر جبین کی خیرات مانگتے تھے
 وہ ظلِ رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلتے تارے
 سبزی زرافت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے
 نورِ رخِ سرور کا عجب جلوہ ہے
 آٹھوں پہر اس کو چے میں دن رہتا ہے
 اسری میں جتاں جلوۂ رخ سے تاباں
 خدمت میں دواں آئینہ رویاں جتاں
 اے شوقِ نظر ٹھہرے تو کیوں کر ٹھہرے
 آئینہ میں آفتاب اور وہ جنیاں
 مشکل الفاظ کے معانی:
 تاباں: درخشاں۔ چمکدار۔ چمکتا ہوا۔ نمک آگس: نمک بھری۔ جانفزا:
 روح حیات کو بڑھانے والا۔ شادی: خوشی۔ مشکوٰۃ: چراغ۔ دان: زجاجہ: کالج:
 شیشہ سورہ: قرآن کی سورت۔ بیوں: ایک قسم کا باجا جو منہ سے بجایا جاتا ہے۔ لہرا:
 نغمہ لے۔ ٹر۔ دیکھنا نہ بھالا: جانچ پڑتال نہ کی۔ من رآنی: جس نے مجھے دیکھا۔
 وضع: بناوٹ۔ واضح: بنانے والا۔ صورت: چہرہ۔ معنی: مقصد۔ مجازاً: مراداً،
 فرضاً۔ رخ تاباں: چمکنے والا چہرہ۔ منور: نورانی: تپاں: دل تڑپتا ہوا۔ طوطی: خوش
 گفتار۔ وصف: خوبی۔ رخ: منہ۔ گلفشاں: گل بکھیرنے والا۔ آہیں: ہائے ہائے۔
 بن: جنگل۔ آئی بہار: پھول کھلنے کی رت۔ نسیمیں: ٹھنڈی نرم۔ بھینی بھینی ہوا۔
 نیساں: بارش۔ چمکیں: کھلیں۔ مہکی: خوشبو۔ دینا۔ پامال: روندنا ہوا۔ کف
 پا: پاؤں کا تلوا۔ جو یائے: تلاش کرنے والا۔ رنگ: روپ۔ بو: خوشبو۔ گل۔

پھول۔ گل: نبی اکرم ﷺ۔ گل: جنت۔ گل: خوبصورتی۔ گلگول: سرخ: پھول جیسا رنگ۔ سرخیاں: سرخی کی جمع: لالی۔ بدر: چودھویں کا چاند۔ شفق: طلوع و غروب کے وقت آسمان پر سرخی۔ ہلال: تیسری رات کا باریک چاند۔ بونہک: نہاں: پوشیدہ۔ تاب: رخ: چہرے کی نورانیت۔ شمس: سورہ شمس۔ ضحیٰ: سورۃ الضحیٰ۔ فزا: بڑھنے والا۔ شب تار: اندھیری۔ رات۔ دو تار کپڑا ختم دار۔ مہر۔ سورج۔ ساء: آسمان۔ شب: رات۔ مشک: کستوری۔ ختایہ وسط ایشیاء میں ایک جگہ کا نام وہاں کی مشک بہت بہتر ہوتی ہے۔ شرح: تفصیل سے بیان کرنا۔ الشمس: سورج کی مثل۔ سورج کی قسم۔ ضحیٰ دھوپ چڑھنے کی قسم، چہرے کے چمکنے کی قسم۔ مدح: تعریف۔ محمود: تعریف کیا ہوا۔ مہر فروزاں: روشن سورج۔ مہر تاباں: چمکدار چاند۔ باغ قدس: پاکیزہ باغ۔ زیبائے: خوبی۔ سرو: ایک درخت کا نام۔ قدم: آگے جانے والے سے اونچا۔ قامت: قد۔ باری۔ پیدا کرنے والا۔ حجاب: پردہ۔ مہر: سورج۔ نقاب: پردہ۔ لحد: قبر۔ داغ: نشان۔ باڑا: خیرات۔ ظل رحمت: رحمت کا سایہ۔ زربفت: کلا بتوں سے بنا ہوا دیبا۔ کنو اب۔ اطلس: اودھوے رنگ کا چمکیلا ریشمی کپڑا۔ دھوپ چھاؤں۔ ریشمی کیڑا جس میں دھوپ اور سایہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اسرئی معراج کی رات۔ جنان: جنت۔ جلوہ رخ: چہرے کی نورانیت۔ دواں: ڈوڑتا ہوا۔ آئینہ رویاں: چہرے کا آئینہ۔ جنان: جنت کی حرکت کرنے والی۔



گردن مبارک

محبوب ﷺ کی پر نور گردن نہایت ہی متعادل، صراحی دار خوبصورت اور صفائی میں بے مثل اور چاندی کی طرح شفاف تھی۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كَأَنَّ عُنُقَهُ جَيْدٌ دُمَيْتِي فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ.

”آپ کی گردن مبارک یوں تھی کہ گویا کسی مورتی کی تراشی

ہوئی گردن ہو، اور رنگ میں چاندی کی طرح صاف۔“

(شمائل ترمذی، ص ۳۰)

ع

تمہاری شرم سے شان جلال حق نیکی ہے

ختم گردن ہلال آسمان ذوالجلالی ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

ختم: جھکاؤ۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔ ذوالجلالی: بزرگی و عظمت والا۔



دوش مبارک

آپ کے مبارک کندھے بہت زیادہ قوی و حسین تھے، شانے مبارک جلال و کمال اور رفعت و جلال کا مظہر اتم تھے۔ حضرت ہند بن ابی ہاشم فرماتے ہیں:

بعید ما بین المنکبین

”یعنی آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان عجب شان کا

فاصلہ تھا۔“ (شکل ترمذی ص ۳۰، ۳۱)

ع

دوش بردوش ہے جن سے شان شرف

ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

ہے دوش نبی کان صفا صلی علی

خاتم ہے لطافت پہ گواہ صلی علی

تھا بار نبوت جو اٹھایا شہ نے

یہ نیل نزاکت سے پڑا صلی علی

مشکل الفاظ کے معانی:

دوش: گزاری ہوئی رات۔ سیاہ بال: بردوش: کندھا۔ شرف: بزرگی۔

شانوں: کندھوں۔ شوکت: دبدبہ۔ کان صفا: صفائی کی کان۔ صلی علی: آپ پر درود

ہو۔ خاتم: مہر۔ لطافت: پاکیزگی۔ بار نبوت: نبوت کا بوجھ۔ نیل: ہرے رنگ کا

نشان۔



پشت مبارک

آپ کی پشت مبارک ایسی تھی جیسے پگھلی ہوئی چاندی یعنی پاک و صفا اور سفید و ہموار۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۸۱)

قرآن مجید آپ کی پشت مبارک کا تذکرہ بایں الفاظ میں کرتا ہے:

وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ.

ترجمہ کنز الایمان:

”اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی

تھی۔“ (الاشراخ: ۳، ۲)

ذمہ داریوں کا جس قدر بوجھ آقا ﷺ پر ہے کوئی دوسرا انسان اس کا تصور

بھی نہیں کر سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شرح صدر کی صورت میں ہمت اور طاقت عطا

فرمائی کہ کوئی ذمہ داری نبھانا بھی آپ کے لئے مشکل نہ رہا۔

(شاہکار ربوبیت ص ۲۹۸)

ع

روئے آئینہ پشت علم حضور

پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

روئے آئینہ: آئینہ کا منہ۔ پشت: کمر۔ پشتی: مدد۔ حمایت قصر: محل۔

ملت: دین، مذہب۔



مہر نبوت

مہر نبوت ایک ابھری ہوئی چیز تھی۔ جو ہم رنگ بدن، مشابہ جسد اطہر اور صاف نورانی تھی۔ اسی کو خاتم النبوءہ یا مہر نبوت کہتے ہیں۔ یہ وہ علامت ہے جس سے آپ پچان لئے جائیں کہ آپ ہی وہ نبی آخر الزماں ہیں جس کی بشارت دی گئی۔ (سیرۃ مصطفیٰ جانِ رحمت حصہ دوم ص ۸۸۱)

متعدد روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت تھی۔ (ایضاً)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت اطہر میں مہر نبوت رسالت و نبوت کی علامت و نشانی تھی، توریت و انجیل وغیرہ میں بھی حضور کا یہ وصف بیان کیا گیا تھا۔ جس سے علماء اہل کتاب آگاہ و مطلع تھے۔ (ایضاً ص ۸۸۲)

اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت نے حضرت زید اور عامر کا ایک مکالمہ بھی ذکر فرمایا، جس میں حضرت زید نے جو عامر کو آنے والے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات و اوصاف بیان کئے یہ بھی ہیں:

”ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵، ص ۶۳۲، جزء ۱۷، اللہ عدوہ بابا ختم النبوءة)

اسی طرح جس رات سرکار علیہ السلام کی ولادت با سعادت ہوئی تو ایک یہودی نے قریش کی مجلس میں جا کر سرکار کے جو وصف بیان کئے ان میں بھی مہر نبوت کا ذکر ہے۔ اعلیٰ حضرت اس کے مقولے کو نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا:

احفظوا ما اقول لكم. ولد هذه الليلة نبی هذه

الامة الاخيرة بين كتفيه علامة.

”جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس

پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا۔ اس کے شانوں کے درمیان

علامت ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔“ (ایضاً ص ۶۳۷)

حسان الہند اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ اس مبارک مہر نبوت پر یوں سلام

عرض کرتے ہیں۔

ع

حجر اسود کعبہ جان و دل

یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

بوسہ آگہہ اصحاب و مہر سامی

وہ شانہ چپ میں اس کی عنبر فامی

یہ طرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل من

سنگ اسود نصیب رکن شامی

مشکل الفاظ کے معانی:

حجر اسود: سیاہ پتھر۔ مراد مہر نبوت۔ گہ: جگہ۔ مہر: محبت۔ سامی: اونچا۔

بلند۔ شامہ: سوگھنے کی قربت۔ چپ: بایاں۔ عنبر: خوشبودار۔ فامی: رنگ بھرا

ہوا۔ طرفہ: عجب بات۔ سنگ اسود: سیاہ پتھر۔ رکن شامی: کعبہ کے ایک کونے کا

نام۔



دست مبارک

محبوب کے ہاتھ مبارک بہت حسین ریشم سے زیادہ نرم اور خوشبودار تھے۔ آپ کا دست اقدس جس کو مس کر لیتا اس سے بھی خوشبو مہک اٹھتی۔ آپ جس بچے کے سر پر دست اقدس پھیر دیتے تھے وہ خوشبو میں تمام بچوں سے ممتاز ہو جاتا۔

شامل ترمذی میں ہے:

رحب الراحة ششن الكفين والقدمين.
”یعنی موزونیت کے ساتھ کشادہ ہتھیلیوں والے تھے اور
پُر گوشت ہتھیلیوں اور تلوؤں والے تھے۔ یعنی ہتھیلیاں اور
تلوے گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔“ (ص ۳۱)

سیدہ عائشہ صدیقہ خنیفنا بیان کرتی ہیں:

كانت كف رسول الله صلى الله عليه وسلم الدين من
الحريير.

”آپ کے ہاتھ مبارک ریشم سے بھی زیادہ نرم
تھے۔“ (شاہکار روایت ص ۳۱۶، بحوالہ ابو نعیم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے دست اقدس کو پکڑ کر اپنے چہرے اور سینے پر
پھیرتے اور برکتیں اور لازوال رحمتیں حاصل کرتے۔

حضرت اسامہ بن شریک فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم (آپ کی) مجلس سے جانے کے لئے اجازت چاہنے لگتے تو:

جعلوا يقبلون يده فضممت يده فاذا هي اطيب من

بازو مبارک

آقا علیہ السلام کے مقدس بازو نہایت ہی خوبصورت اور موزونیت کے ساتھ
طویل تھے اور ان کی کلاہوں پر بال تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عظم الساعدین.
”رسالت مآب رضی اللہ عنہم کے دونوں بازو عظیم تھے۔“

(شاہکار روایت ص ۳۱۱)

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبل الزراعین.
”نبی اکرم رضی اللہ عنہم کے مقدس بازو نہایت سفید تھے۔“

(ایضاً ص ۳۱۲)

اور وصاف نبی فرماتے ہیں:

طویل الزندانین.
”یعنی آپ کی کلاہیاں موزونیت کے ساتھ لمبی تھی۔“ (شامل ترمذی ص ۳۱)

ع
جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبہ دین و ایماں کے دونوں ستون
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
عرش پر جس کی کمائیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوت کیجئے۔
مشکل الفاظ کے معانی:

بار: وزن۔ ستون: رکن۔ ساعدین: دونوں بازو۔

بیواؤں کی نگاہ میں ہیں کہاں تحریر دست
 رہ گئیں جو پا کے جوہ یزالی ہاتھ میں
 کیا لکیروں میں ید اللہ خط سرو آسا لکھا
 راہ اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں
 جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دے
 صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
 ابر نیساں مومنوں کو تیغ عریاں کفر پر
 جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہاتھ میں
 مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
 دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
 سایہ انگن سر پہ ہو پرچم الہی جھوم کر
 جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں
 ہر خط کف ہے یہاں اے دست بیضائے کلیم
 موجزن دریائے نور بے مثالی ہاتھ میں
 وہ گراں سنگی قدر مس وہ ارزانی جوہ
 نوعیہ بدلا کئے سنگ دلالی ہاتھ میں
 دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
 اے میں قرباں جان جان انگشت کیالی ہاتھ میں
 جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا
 ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

المسك

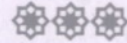
”ان تمام نے آپ کے دست اقدس کا بوسہ لیا، میں نے بھی
 آپ کا دست مبارک اپنے سینے سے لگایا تو وہ کستوری
 سے زیادہ خوشبودار تھے۔“ (ایضاً مختصراً)

ع

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
 موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام
 جس کے ہر خط میں موج نور کرم
 اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام
 میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
 جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا
 منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین ہے
 دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
 کف دریائے کرم میں ہیں رضا
 پانچ فوارے چھلکنے والے
 پھر اعلیٰ حضرت نے باقاعدہ طور پر ہاتھوں کی عظمت و شان اور جمال و
 کمال پر مکمل پندرہ (۱۵) اشعار پر مشتمل ایک کلام نظم فرمایا جو یقیناً فصاحت و
 بلاغت کے ماتھے کا پرچم نظر آتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔
 ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی زالی ہاتھ میں
 سنگ ریزے پاتے ہیں شریں مقالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہاتھ میں
مشکل الفاظ کے معانی:

غنی: دولت مند۔ بحر ساحت: داد و پیش کا دریا۔ کف: ہاتھ۔ خط: لکیر۔
بحر ہمت: ہمت کا دریا۔ دفعتاً فوراً۔ بخشش: بخشش کرنے کی صفت۔ نرالی: انوکھی۔
سنگ: پتھر کے چھوٹے ٹکڑے۔ شیریں: میٹھا۔ مقالی: کلام۔ بے نواؤں فقیروں۔
تحریر: نقش۔ جود: سخاوت۔ لایزالی: بے زوال۔ ید اللہ: اللہ کا ہاتھ۔ خط: لکیر۔
سرو: سیدھا، محبوب کا قد۔ آسا: امید۔ نیساں: بادل جو نوروز سے پہلے یا بعد میں
برسے۔ تیغ، تلوار، عریاں: بغیر میان کے۔ جمالی: نوری۔ جلالی: غضب کا اظہار۔
کونین: دنیا و آخرت۔ گو: اگرچہ۔ لواء الحمد: اس جھنڈے کا نام ہے جو قیامت
کے روز حضور کے ہاتھ میں ہوگا۔ بیضائے سفید چمکتا ہوا۔ کلیم: موسیٰ علیہ السلام کا
لقب۔ موجزن: موجیں مارنے والا۔ طریقہ۔ مس: چھونا۔ ارزانی: سستا پن۔
نوعیہ: طرز۔ دلالی: رہنمائی۔ دستگیر: ہاتھ پکڑنے والا۔ سبطین: دونوں نواسے۔
تسخیر: تابع کرنا۔ جمالی: خوبصورت۔ وارفتگی: بے خودی۔ دامان: بلند مرتبہ
دامن۔ جل تھل: بحر و بر۔



دستہائے رحمت کی انگلیاں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کی انگلیاں موزونیت کے ساتھ لمبی
تھیں۔ جو اپنے حسن و جمال اور اعجاز و کمال میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگ
پیاسے ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول تھا۔ جس سے آپ نے
وضو فرمایا لوگ عرض گزار ہوئے حضور ہمارے پاس پانی نہیں جس سے وضو کریں
اور ہمیں سوائے اس کے جو آپ کے ڈول میں ہے۔

فوضع النبی ﷺ یدہ فی الکور فجعل الماء یغور بین

اصابعہ کامثال العیون

”تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈول میں رکھا تو

آپ کی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی پھوٹنے لگا۔“

فرماتے ہیں ہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا۔ آپ سے پوچھا گیا تم کتنے

افراد تھے؟

فرمایا:

لو کنا مائة الف لکفانا کنا خمس عشرة مائة۔

”اگر ہم لاکھ افراد بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا

لیکن ہم تھے ہی پندرہ سو۔“ (مشکوٰۃ ص ۵۳۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو آپ کی نبوت

کی نشانیوں نے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت تھی۔ میں نے دیکھا کہ

آپ گہوارے میں چاند سے باتیں کرتے تھے اور اپنی انگلی سے اس کی طرف

اشارہ کرتے تھے تو چاند جھک جاتا تھا۔

(حلیہ شاہ عالم مکان ص ۲۹، بحوالہ خصائص کبریٰ)

ع

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلوتا نور کا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا لٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

ان کے ایما سے دونوں باگوں پر
خیل لیل و نہار پھرتے ہیں

دنگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جان انگشت کیالی ہاتھ میں

پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہیں غم خواری تشنہ سیراب ہوا کرتے ہیں

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

برق انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار

آج تک ہے سینہ مہ میں نشان سوختہ

کف دریائے کرم میں ہیں رضا

پانچ فوارے پھلکنے والے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے ہیں خزانے

بتاؤ اے مفلو کہ پھر تمہارا دل اضطراب میں ہے

چاند اشارے کا بلا حکم کا باندھا سورج

وہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

سورج لٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

مشکل الفاظ کے معانی:

مہد: پنگوڑا۔ مہ: چاند۔ ایما: اشارہ۔ باگوں: لگام۔ خیل: گھوڑوں کا

گلہ۔ لیل: رات۔ نہار: دن۔ شق گشتہ: دو ٹکڑے ہونے والا۔ رجعت: واپس

ہونا۔ اعجاز: معجزہ غم خواری: ہمدردی۔ تشنہ سیراب: پیاسوں کی پیاس بجھائی جاتی

ہے۔ پنجاب: پانچ دریا۔ برق: بجلی۔ انگشت انگلی۔ اضطراب: پریشانی۔ توانائی:

قوت۔ قدرت: اختیار۔



سینہ اقدس

آپ کا سینہ چوڑا تھا اور سینہ کے اوپر کے حصے سے ناف تک مقدس بالوں کی ایک پتلی سی لکیر چلی گئی تھی۔ آپ کا سینہ معرفت الہی کے انوار کا سفینہ اور وحی الہی کا گنجینہ تھا۔

حضرت وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عَرِيضُ الصَّدْرِ

”آپ کا سینہ اقدس اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔“

(شمائل الترمذی ص ۳۱)

مزید فرماتے ہیں:

اشعر الذراعين والمنكبين و اعلى الصدر۔

”سُرکار علیہ السلام کے مبارک بازوؤں، کندھوں اور سینہ کے بالائی

حصہ پر بال تھے۔“ (ایضاً)

ع

رفع

ذکر جلالت پہ ارفع درود

شرح

صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

شع دل، مشکوٰۃ، تن، سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

مشکل الفاظ کے معانی:

رفع: بلندی۔ جلالت: بزرگی۔ ارفع: بہت زیادہ بلند۔ شرح: کھولنا۔

صدر: سینہ۔ صدارت: صدر نشینی۔

قلب منور

یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہر مرتبہ کمال پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم کو فائز فرمایا ہے۔ کسی اور کے لئے یہ منزلت رفیعہ ثابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے راز اور اخلاص کا مقام انسانی دل بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس بندے کے دل کو چن لیتا ہے۔ اس کو اپنے راز کا امین بنا لیتا ہے۔ اور سب سے پہلے جس مبارک دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے راز کا امین بنایا وہ قلب مبارک سید الخلق رحمۃ اللعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(سیرت مصطفیٰ جانِ رحمت ص ۸۸۹، حصہ دوم ماخوذ از کتب اعلیٰ حضرت رضویہ)

اعلیٰ حضرت قلب محبوب علیہ السلام کے بارے تحریر فرماتے ہیں کہ:

حسین (بخاری و مسلم)

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

ان عینی تنامان ولا ینام قلبی

”بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۵۷۳، نہ القوم ان الوضوء من ای نوم)

اسی طرح حضرت انس سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

الانبياء تنام اعينهم ولا تنام قلوبهم۔

”انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتے۔“ (ایضاً)

احمد، بزار، طبرانی، بسند ثقات اس جناب (ابن مسعود) ہے ان اللہ

تعالیٰ نظر الی قلوب العباد فاختر منها قلب محمد صلی اللہ علیہ

وسلم فاصطفاه لنفسه -

”اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو ان میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا، اسے اپنی ذات کریم کے لئے چن لیا۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۵۳، تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

اعلیٰ حضرت محبوب کے قلب اطہر کو یوں سلام عقیدت و محبت پیش کرتے ہیں:

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود

شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراہ ہے مگر یوں کہوں

غنجہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

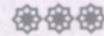
تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں

کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

مشکل الفاظ کے معانی:

وراء: سوا، دور۔ غنجہ: کلی۔ وحدت: تہائی کا بھید۔ میل: گناہوں کی

سیاہی۔



شکم مبارک

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم اطہر اور سینہ اقدس دونوں برابر تھے۔ یہ ہی وہ شکم اقدس ہے جو قناعت و صبر کا محور و مرکز تھا۔ مالک کو نین ہونے کے باوجود کئی کئی دن تک اس پر پتھر باندھے جاتے تھے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ فرماتے ہیں:

سواء البطن والصدر

”یعنی آپ کا شکم اقدس سینہ مبارک کے برابر تھا۔“

(شائل الترمذی ص ۳۰)

ع

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا

اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

ملک: قبضہ۔ شکم: پیٹ۔ قناعت: تھوڑی چیز پر رضامند ہو جانا۔



کمر مبارک

محبوب کریم کی کمر مبارک کی رفعت و ہمت اور ظاہری و باطنی قوت و طاقت کو خدا بہتر جانتا ہے۔ مگر اس مبارک کمر پر درود و سلام عرض کرنے کا طریقہ حسان الہند اعلیٰ حضرت اس طرح بتاتے ہیں:

جو کہ عزم شفاعت پہ کھج کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
مشکل الفاظ کے معانی:

عزم: ارادہ۔ شفاعت: گنہگاروں کی سفارش۔ حمایت: ہمدردی۔



ناف مبارک

جمہور اہل سیر کا مذہب ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تمام عزت و کرامت میں سے جو رب العزت کے حضور مجھے حاصل ہے یہ ہے کہ میں ختنہ کردہ پیدا ہوا اور میری شرمگاہ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ اول ص ۲۸۶، ماخوذ کتب اعلیٰ حضرت)

تیرے تو وصف عیب تنہا سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا کیا کیا کہوں تجھے
مشکل الفاظ کے معانی:

تنہا: حد۔ بری: آزاد۔



ران مبارک

دیگر اعضاء کی طرح آپ کی ران مبارک نہایت سفید اور چمکدار تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آپ کے مقدس ران کی اچانک زیارت نصیب ہوئی تھی۔ اس کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

انحسر الازار عن فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو راتب في غزوة خيبر فاني لاري بياض ففخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم.
 ”غزوہ خیبر کے موقع پر آپ سواری پر تھے تو آپ کے مقدس ران سے کپڑا ہٹا تو میں نے اسے نہایت سفید پایا۔“
 (شاہکار روایت ص ۳۸۳، بحوالہ سل الہدیٰ)

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
 اے جان جاں میں جان تحلی کہوں تجھے



زانوئے مقدس

آپ کے مبارک زانو حسن و جمال کا مرقع تھے۔ ان کی وجاہت و وقار بے مثال تھی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

کان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضم الكرا ويس
 ”آپ کے مقدس زانو جسم کے دیگر اعضاء کی طرح پر گوشت تھے۔“

دوسری روایت میں ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جليل المشاش

”آپ کے مبارک زانوں کی ہڈیاں دوسرے جوڑوں کی طرح عظیم تھیں۔“ (شاہکار روایت ص ۳۸۶)

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
 زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
 مشکل الفاظ کے معانی:

تہ زانو: مؤدب ہو کر دوزانو بیٹھیں۔ وجاہت: عزت، رعب۔



پنڈلیاں مبارک

آپ کی پنڈلیاں پر گوشت نہ تھی۔ بلکہ نرم، باریک، نہایت ہی چمکدار اور خوبصورت تھیں۔ جن جن صحابہ نے مبارک پنڈلیاں دیکھیں وہ جب بھی تذکرہ کرتے تو انہیں ان کی چمک دمک یاد آجاتی اور وہ پکار اٹھتے کہ میں اب بھی اس چمک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ آپ کی مبارک پنڈلیوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

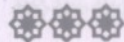
كان في ساق رسول الله صلى الله عليه وسلم
حموشة.

”آپ کی مبارک دونوں پنڈلیاں ضخیم نہیں بلکہ موزونیت کے ساتھ تیلی تھیں۔“ (شاہکار ربوبیت ص ۳۸۷، بحوالہ ترمذی)

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم
شمع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

ساق: پنڈلی۔ اصل: جڑ۔ قدم: پاؤں۔ شاخ: ٹہنی۔ گل: پیڑ۔
شمع: چراغ۔ اصابت: رسائی۔



قدیم شریفین

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پاؤں چوڑے، پر گوشت، ایڑیاں کم گوشت والی، تلوا اونچا جو زمین میں نہ لگتا تھا۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۹۵)
حضرت وصاف بنی فرماتے ہیں:

ششون القدمین

”یعنی آپ کے دونوں پاؤں مبارک پر گوشت تھے۔“

(شکل ترمذی ص ۲۷)

اعلیٰ حضرت محبوب علیہ السلام کے قدیم شرفین کی حرمت و عظمت پر سلام عرض

کرتے ہوئے یوں گویا ہیں:

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم

اس کف پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم

اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا

سرفدائے راہ جاں ہو گیا

امتحان امتحان امتحان امتحان ہو گیا

گزرے جس کوچے سے شاہ گردوں جناب

آسمان آسمان آسمان آسمان ہو گیا

زہے عزت و اعتلائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ہے عرش حق زیرپائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل
 پامال جلوہ کف پا ہے جمال گل
 دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
 اے میں فدا لگا کر اک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں
 ہے انہیں کے دم قدم سے باع عالم کی بہار
 وہ نہ تھے عالم نہ تھا گروہ نہ ہوں عالم نہ ہو
 گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
 نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے
 جان و دل تیرے قدم پر وارے
 کیا نصیبے ہیں تیرے یاروں کے
 کس خاک پاک کی تو بنی خاک پا شفا
 تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے
 عنبر زمین عنبر ہوا مشک ترغبار
 ادنیٰ سی یہ شناخت تیری رہ گزر کی ہے
 اٹھی جو گرد رہ منور وہ برسا کہ راستے بھر
 گھرے تھے بادل بھرے تھل جل تھے امنڈ کے جنگل ابلے چلے تھے
 جو جو شش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا
 صفائے رہ سے پھسل پھسل کرتاے قدموں پہ لوٹے تھے
 سناہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
 وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف تیرے تھے

کس کا منہ تکتے کہاں جائے کس سے کہئے
 تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا
 ان کے قدم سے سلحہ غالی ہوئی جناب
 واللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلال گل
 ان کے نقش پا پہ غیرت کیجئے
 آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے
 غبار بن کر نثار جائیں جائیں کہاں اب اس رہ گزر کو پائیں
 ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے
 مشکل الفاظ کے معانی:

خاک: مٹی۔ گزر: گزرنے کا راستہ۔ کف پا: پاؤں کا تلوا۔ حرمت:
 عزت: سرفدائے: قربان۔ کوچے: گلی۔ گردوں: فلک۔ زہے: واہ واہ۔
 اعتلائے: رفعت۔ زیر پا: پاؤں کے نیچے۔ جلائے: زندہ کرتے۔ تڑکا: صبح۔ شب
 تار: اندھیری رات۔ عنبر: بہترین خوشبو کا نام ہے جو سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ عنبر:
 یہ مشک گلاب صندل ملا کر بناتے ہیں۔ مشک: کستوری جو ہرن کے نافہ سے نکلتی
 ہے۔ غبار: مٹی۔ جوش: تیزی۔ صفائے رہ: راستے کی صفائی۔ شرف: بزرگی۔
 سلحہ غالی: قیمتی اشیاء۔ جناں: جنت۔ جاہ و جلال: شان و شوکت۔



قدیم شریفین کے تلوے

محبوب علیہ السلام کے تلوے مبارک پر گوشت اور قدرے گہرے تھے۔ پھر اتنے گہرے بھی نہ تھے کہ زمین سے زیادہ بلند ہوں اور نہ ہی اتنے برابر کہ بالکل تلوے برابر ہوں۔ یوں کہتے کہ موزنیت و اعتدال کے دائرے میں تھے۔ دیگر اعضاء کی طرح:

حضرت ہند بن ابی ہالہ فرماتے ہیں:

شحن القدمین... خصمان الاخصین

”آپ کے دونوں قدم پر گوشت تھے اور ان کے تلوے

قدرے گہرے۔“ (شائل ترمذی ص ۳۱)

حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد گرامی

نے آپ کے مبارک قدم کو مس کرنے کے بعد بتایا:

فقبضت علی رجلہ فمارئت شیئاً ابرد منها۔

”میں نے آپ کے مبارک پاؤں کو مس کیا تو اس سے بڑھ کر

میں نے کسی شے کو ٹھنڈا نہیں پایا۔“

(شاہکار روایت بحوالہ دلائل النبویہ)

اعلیٰ حضرت ان تلوؤں کی تعریف و توصیف یوں کرتے ہیں:

ع

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھے

کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلو تیرا

نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمرساں تو سہی

مہر اور ان تلوؤں کی آئینہ داری واہ واہ

لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے لم جس کا سائیں
ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں ان کے در پہ جو مٹا کرتے ہیں

بچا جو تلوؤں کا ان کے دھون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن

جنہوں نے دلہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کف پا چاند سا

سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

طارم اعلیٰ کا عرش جس کف پا کا فرش

آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

جس کے تلوؤں کا دھون ہے آب حیات

ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم

اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

دب کے زیر پا نہ گنجائش سامنے کی رہی

بن گیا جلوہ کف پا کا ابھر کر ایڑیاں

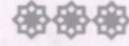
دو قمر دو پنچہ خور دو ستارے دس ہلال

ان کے تلوے پہنچے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

مشکل الفاظ کے معانی:

الم: درد۔ نیم: آدھا۔ تاب: برداشت۔ ساں: مانند۔ آئینہ داری:

آئینہ رکھنا۔ طارم: اونچ مقام۔ دھون: غسل، استعمال شدہ پانی۔ آب حیات:
 ہمیشہ کی زندگی دینے والا۔ دب: دفن ہو گئے۔ زیر پا: پاؤں کے نیچے۔ سامنے:
 وسعت۔ خود: سورج۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔ اطہر: پاکیزہ۔



ایڑیاں مبارک

قدیم شرفین کے بیان میں گزر چکا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک
 ایڑیوں پر کم گوشت تھا اور حسین اتنی تھیں کہ کسی صاحب حسن و جمال آدمی کا رخسار
 بھی ایسا خوبصورت نہیں اور ہیبت و جلال اور وصف و کمال وہ کہ آج تک چشم عالم
 نے ان کے سوا کسی اور میں نہ دیکھا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

منہوس العقب

”یعنی محبوب علیہ السلام کی ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔“

(شمائل ترمذی ص ۳۲)

حسان الہند سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے محبوب علیہ السلام کی ایڑیوں کے جاہ و
 جلال اور اعجاز و شان پر مکمل کلام نظم فرمایا ہے، ملاحظہ کیجئے:

ع

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پر تو فلک ہیں آسمان پر ایڑیاں

دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ اختر ایڑیاں

نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں

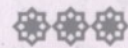
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں

دب کے زیر پا نہ ہو گنجائش سامنے کی رہی

بن گیا جلوہ کف پا کا ابھر کر ایڑیاں

دو قمر دو پنجہ خود دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں
ہائے اس پتھر سے اس سینے کی قسمت پھوڑے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں
تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں
ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں
چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی
کر چکی ہیں بدر کو نکسال باہر ایڑیاں
اے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کتنی امت کو لنگر ایڑیاں
مشکل الفاظ کے معانی:

عارض: رخسار۔ انور: زیادہ نورانی۔ خوشتر: بہت زیادہ اچھی۔ جا بجا: ہر
جگہ۔ پر تو فلگن: روشنی ڈالنے والی۔ اختر: ستارے۔ نجم: ستارے۔ گردوں:
آسمان۔ لاغر: دبلا۔ پھوڑے: پھٹ جائے۔ بے تکلف: بے دھڑک۔ تاج: شاہی
کلاہ۔ روح القدس: جبریل امین۔ واللہ: خدا کی قسم۔ پاکیزہ۔ گوہر: جوہر، موتی۔
وقار: عزت، جاہ و جلال۔ چرخ: آسمان۔ نکسال: سکہ بنانے کی جگہ۔ تلاطم:
موج۔ شاد: خوش۔ لنگر: محافظ، مدگار۔



قدیم شرفین کے ناخن مبارک

نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کی انگلیاں اعلیٰ درجے کی خوبصورت اور لمبی
تھیں، اور ان پر ناخن مبارک سبحان اللہ! وہ تو گویا بدر و ہلال محسوس ہوتے۔ شائل
ترمدی میں ہے کہ:

سائل الاطراف

”یعنی محبوب علیہ السلام کے قدیم طہین کی انگلیاں بہت خوبصورت
اور لمبی تھیں۔“ (ص ۳۰)

آپ کے پاؤں مبارک کی انگلیوں کے حسن و جمال کے بارے حضرت
میمونہ بنت کردم بنی ہاشم فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے مبارک پاؤں کی انگلیوں کی
زیارت کی:

فمانسیت طول اصبع قدمه السبابة على سائر اصابعه

سبابہ (شہادت والی انگلی) پاؤں کی دوسری انگلیوں پر حسن طول میں آج
تک نہیں بھولی، یعنی جب بھی آپ کا تصور کرتی ہوں تو انگلیوں کا حسن و جمال
میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

(شاہکار ربوبیت مع الاختصار ص ۳۹۳، بحوالہ سبل الہدی)

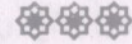
اعلیٰ حضرت ﷺ ان انگلیوں اور ناخنوں کی عزت و رفعت بایں الفاظ
بیان کرتے ہیں۔

ع

دو قمر دو پنجہ خود دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
 اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول
 جالوں پہ جال پڑ گئے للہ وقت ہے
 مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں
 عہد مشکل کشائی کے چمکے ہلال
 ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
 مشکل الفاظ کے معانی:

شیدائی: عاشق۔ ناخن پا: پاؤں کے ناخن۔ مہ نو: ابتدائی تاریخوں کا
 چاند۔ چرخ: آسمان۔ کہن: بڑی عمر کا، بوڑھا۔ پھول: مت اتر، ناز نہ کر۔
 جالوں: شکاری جس میں جانور کو پھنستے ہیں۔ للہ: خدا کیلئے۔ مشکل کشائی:
 مشکلات کو حل کرنے والا۔ بشارت: خوشخبری۔



قدمبارک

محبوب علیہ السلام کی قامت زیبا یعنی قدمبارک باغ قدس اور بوستان انس کی
 شاخ تھا یعنی لطافت و نزاکت کا پیکر، انتہائی دلکش اور جاذب النظر۔ جو بھی دیکھتا
 بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔ قدمبارک نہ کوتاہ تھا نہ بہت دراز، لیکن مائل بہ دراز تھا۔ اس پر
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے کہ آپ میانہ قد تھے، لیکن یہ آپ کی معجزانہ شان تھی کہ
 ہزاروں انسانوں میں بھی کھڑے ہوتے تو آپ کا سر انور سب سے بلند دکھائی دیتا۔
 سرکار علیہ السلام کے قامت زیبا کے بارے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہم تحریر فرماتے
 ہیں کہ:

”امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

بابی و امی کان ربعة...

”میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ میانہ قد تھے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۳۳، لمعۃ الضحیٰ)

اور لطافت کی حد یہ ہے کہ جسم انور کا سایہ نہ تھا۔ (اس کی تحقیق کے لئے اعلیٰ
 حضرت کی کتاب ”نفی النفی“ کا مطالعہ کیجئے)۔

ع

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت
 ظل ممدود رحمت پہ لاکھوں سلام

طائر ان قدس جس کی ہیں قمریاں
 اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

بے داغ لالہ یا قر بے کلف کہوں
 بے خار گلبن چمن آرار کہوں تجھے
 قد نبی کے سوا کچھ ہمیں نہیں بھاتا
 ہمارے آگے کوئی ذکر سرو کا نہ کرے
 اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
 ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
 قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
 ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ
 مشکل الفاظ کے معانی:

مرحمت: مہربانی، رحمت۔ ظل: سایہ۔ ممدود: دراز۔ رافت: مہربان۔
 طائران: پرندے۔ قدس: پاک، مراد فرشتے ہیں۔ قمریاں: فاختہ کی مثل سفید خوش
 الحان پرندہ۔ سہی: درست۔ نادر: کمیاب۔ دہر: زمانہ۔ چماں: ناز و انداز سے
 چلنے والا۔ قدس: پاکیزہ۔ زیبائے: خوبی۔ سرو: سیدھا، ایک درخت کا نام۔ قدم:
 آگے جانے والے سے اونچے۔ قامت: قد۔ گلبن: گلاب۔ بنا: بنیاد۔ گیسو و
 قدلام الف: جسم کی لمبائی۔ بلا: ”لا“ کے انکار سے۔ تہ: نیچے۔ تیغ: تلوار۔
 سنبل: خوشہ۔ بال، نرگس: زرد و سفید آنکھ کی مثل پھول۔ بھنگویاں: پھول کی
 پتیاں۔ قدرت: خدا کی شان۔



تو ہے سایہ نور کا ہر عضو کلزا نور کا
 سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
 تیرا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
 نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں نہیں
 ہے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور
 سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ کی
 تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
 اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے
 یاد قامت کرتے اٹھے قبر سے
 جان محشر پر قیامت کیجئے
 گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف
 لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود
 شاخ قامت شہ میں زلف و چشم و رخسار و لب ہیں
 سنبل نرگس گل بھنگویاں قدرت کی کیا پھولی شاخ
 سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
 لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
 سرور کہوں کے مالک و مولیٰ کہوں تجھے
 باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
 گل زار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
 درمان در د بلبلیں شیدا کہوں تجھے

جسم انور کی نظافت و نفاست

آپ ﷺ کا جسم انور لطیف ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی نظیف تھا اور یہ نظافت آپ کو اللہ تعالیٰ نے ولادت کے موقع سے عطا فرمادی تھی۔ آپ کی والدہ مکرمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ولدتہ نظیفاً ما بہ قدر

”میں نے آپ کو ایسا نظیف جنا کہ آپ کے جسم اطہر پر کوئی

میل نہ تھی۔“ (شاہکار ربوبیت ص ۳۲۰ بحوالہ المورد الروی)

محبوب علیہ السلام کے جسم انور کی نظافت و نفاست کی حد یہ ہے کہ آپ کے بدن مبارک پر کبھی نہیں بیٹھتی تھیں۔ مولانا عیسیٰ قادری رضوی صاحب اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ:

”حضور اقدس ﷺ کے خصائص میں سے جسم اقدس و

لباس انفس پر کبھی کا نہ بیٹھنا بھی ہے۔“

شفائے قاضی بریلویؒ میں ہے:

وان الزباب کان لایقع علی جسده ولا تیباه

”کبھی آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر نہ بیٹھی تھی۔“

ابن سبع نے خصائص میں ان لفظوں سے ذکر کیا کہ کبھی آپ کے

کپڑوں پر نہ بیٹھتی تھی اور یہ بھی زیادہ کیا کہ جو کس آپ کو نہیں ستاتی تھیں۔

اور ملا علی قاریؒ کی شرح شمائل میں ہے کہ:

ان البعوضة لا یمتص دمہ

”کہ چھر آپ کا خون نہیں چوستے تھے۔“

| | | | | |
|----|------|-----------|------|---------|
| من | اکرم | مرسل | عظیم | حلا |
| لم | مدن | ذباہ | عجب | ازماحلا |
| | ہذا | عجب | لم | یذق |
| | نی | الموجودات | من | حلاہ |

آپ بزرگ ترین عظیم مٹھاس والے رسول ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی مٹھاس کے باوجود کبھی آپ کے قریب نہ جاتی تھی اور کسی بھی صاحب نے موجودات میں آپ کی مٹھاس سے زیادہ مٹھاس نہ چکھی۔

(زبدہ از سیرت مصطفیٰ جان رحمت ص ۳۸، ۳۹، ماخوذ از کتب اعلیٰ حضرت)

ع

عرش کی زیب و زینت پہ عرش درود

فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نور عین لطافت پہ الطف درود

زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

کس درجہ ہے روشن تن محبوب الہ

جامہ سے عیاں رنگ بدن ہے واللہ

کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے

فریاد کو آئی ہے سیاہی گناہ

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا

ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

مشکل الفاظ کے معانی:

زیب: زینت۔ عرش: عرش کے لائق۔ طیب: خوشبو۔ نزہت: پاکیزگی۔

تن محبوب: اللہ کے محبوب کا جسم۔ جامہ: لباس۔ عیاں: ظاہر۔ کورا: نیا، اچھوتا،

جسم منور کی لطافت و نزاکت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم منور حسن و جمال کا بے مثال شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ لطافت و نزاکت کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں سے متصف تھا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه واسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجها و اطيب الناس ريحا والدين الناس كفايا

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہاں سے بہتر، چہرہ تمام جہاں سے خوب تر، مہک سارے زمانے سے خوشبو تر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۳۳، لمعة الضحیٰ)

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه واسلم رقيق البشرة

”آپ کا جسم انور نہایت ہی نرم تھا۔“

(شاہکار ربوبیت ص ۴۱۶، بحوالہ القاء)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فما مسست شأ قط الدين من جلد رسول الله.

”میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے بڑھ کر کسی نرم شی کو

مس نہیں کیا۔“ (ایضاً بحوالہ سبل الہدیٰ)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

غصا بين غصين فهو انصر الثلثة منظرًا.

”آپ کا وجود اقدس اس تروتازہ شاخ کی طرح بھٹا جو دو

شاخوں کے درمیان ہو اور آپ تینوں میں خوشنما نظر آئے۔“

(ایضاً ص ۴۱۷، بحوالہ دلائل النوة)

اور پھر لطافت کی حد تو یہ ہے کہ جسم انور کا سایہ تک نہیں

اعلیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کی لطافت اور عدم سایہ کے متعلق

رقطراز ہیں:

”چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام نوروں کے نور اور ہر شمس و قمر

کے مدد ہیں آپ کے رب نے اپنی کتاب کریم میں آپ کا نام

نور اور سراج منیر رکھا ہے۔ اگر آپ جلوہ منگن نہ ہوتے تو

سورج روشن نہ ہوتا۔“

نہ آج کل سے ممتاز ہوتا اور نہ ہی شمس کے لئے وقت کا تعین ہوتا۔

إلى أن قال:

”بے شک اس مہر سپر اصطفاء ماہ میسر اجتباء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

سایہ نہ تھا، اور یہ امر احادیث و اقوال کرام سے ثابت اور

اکابر ائمہ و جہاند فضلاء (پھر اس مقام پر اعلیٰ حضرت نے بیس

کے قریب چوٹی کے علماء و فضلاء کے نام اور ان کی کتب

کے نام تحریر کر کے فرماتے ہیں) وغیر ہم اجلہ من ضلین و

مقتدیان کہ آج کل کے مدعیان خام کار کو ان کی شنا گردی بلکہ

کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفا عن سلف داعما اپنی تصانیف

میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل قاضی نقل نے
باہم اتفاق کر کے اس کی تائیس و تشہید کی۔“

حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اسلم لہ یکن یرئی
لہ ظل فی شمس و لاقمر

”سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نظر نہ آتا تھا دھوپ میں نہ چاندنی
میں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص ۳۹۵، ۳۹۶، نئی لفظی)

ع

عرش کی زیب و زینت پہ عرش درود
فرش کی طیب و نہت پہ لاکھوں سلام

نور عین لطافت پہ لطف درود

زیب و زین نطافت پہ لاکھوں سلام

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول

لب پھول دہن پھول ذن پھول بدن پھول

گل زار قدس کا گل رنگین ادا کہوں

درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے

تیرا قد مبارک گلین رحمت کی ڈالی ہے

اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

جلتی تھی زمین کیسی، تھی دھوپ کڑی کیسی

لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

پھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے محبوب کی نورانیت پر ۱۵۹ اشعار پر مشتمل ایک

ایک قصیدہ نوریہ نظم فرمایا کہ جو اسم با مسمیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ دنیائے ادب و
سخن کے لئے بھی ایک عظیم و بے مثال تحفہ ہے۔ اس کے کچھ اشعار آپ بھی ملاحظہ
فرمائیں:

صبح طیبہ میں ہوئی ہٹا ہے باڑا نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

بارہویں کے چاند کا مہر ہے سجدہ نور کا

بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارا نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا

ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا

سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا

ہے گلے میں آج تک کوراہی کرتا نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا

ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

وضع واضح میں تیری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا
یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے در کی ہے استعاراً نور کا
اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والا
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لواء کا ساتھ ہو
مشکل الفاظ کے معانی:

سایہ کنناں: سایہ کرنا۔ باڑا: خیرات۔ مہر: آداب بجالانا۔ برجوں:
سیارے کا مقام، آسمانی دائرے کو بارہ حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے ان کو برج
کہتے ہیں۔ بدعت: دین میں خرابی والی نئی بات۔ ظلمت: تاریکی۔ بدلا: تبدیل
ہوا۔ ماہ: چاند۔ مہر: سورج۔ طلعت: نکلنا۔ بدلا: انتقام۔ دو شالہ: چادروں کا جوڑا
مراد دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ و ام کلثوم جو یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما
کے نکاح میں آئیں۔ ذوالنورین: دو نور والے۔ اطلاق: بولا جانا۔ استعارہ: مانگ
لینا، حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تشبیہ کا علاقہ، غزل: وہ نظم جس میں حسن و جمال
بیان کیا جائے۔ قصیدہ: تعریف یا برائی لکھی جائے اول بیت کے دونوں مصرعے اور
باقی اشعار کے مصرعے ثانی ہم قافیہ و ردیف ہوں، جس کے کم از کم پندرہ شعر ہوں۔
سرد مہری: بے مروت و بے وفا ہونا۔ ظل: سایہ۔ لواء: جھنڈا۔

جسم مطہر کی خوشبو مبارک

ایک وصف ذاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ تھا کہ خوشبو لگائے بغیر آپ سے
ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اس کو نہ پہنچ سکتی تھی۔ (سیرت رسول عربی ص ۱۸۱)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت پیچھے گزری جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:
اطیب الناس ریحا
”یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) مہک سارے زمانے سے خوشبو تر
(تھی)“ (قاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۶۳۳ لحدۃ الضعی)
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
”میں نے کسی کتوری یا عبیر کو بوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے خوشتر نہ پایا۔“ (سیرت رسول عربی ص ۱۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیٹی کا نکاح
کر دیا ہے، میں اسے اس کے خاوند کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں، میرے پاس خوشبو
نہیں، آپ کچھ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ کل صبح ایک چوڑے منہ والی
شیشی اور کسی درخت کی لکڑی میرے پاس لے آنا۔ دوسرے روز وہ شخص شیشی اور
لکڑی لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں اپنا
پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ پھر فرمایا اسے لے جا اپنی بیٹی
سے کہہ دینا کہ اس لکڑی کو شیشی میں تر کر کے مل لیا کرے۔ پس وہ آپ کے پسینہ
مبارک کو لگاتی۔ تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی، یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام
”بیت المطمین“ (خوشبو والوں کا گھر) ہو گیا۔ (ایضاً ص ۱۸۱، ۱۸۲)

بسی عطر محبوبی کیریا سے
عبائے محمد قبائے محمد ﷺ

مشکو زلف سے رخ چہرے سے بالوں میں شام
معجزہ ہے حلب زلف و ستار عارض
اشک برساؤں چلے کوچہ جاں سے نیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن

مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ حلب جیب و تار دامن
رخ دن ہے یا مہر ساء یہ بھی نہیں وہ نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ نہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھکھلا پڑتی ہیں یکسر کلیاں
پھول جامے سے نکل باہر رخ رنگیں کی شا کرتے ہیں
مشکو کو چہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حور یو عنبر سارا ہوئے سارے گیسو

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو
کیا مدینہ سے صبا لائی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

کوچہ گیسوئے جاناں سے چلے ٹھنڈی نیم
بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلان عرب

کیا مہکتے ہیں مہکتے والا
بو پہ چلتے ہیں بھکتے والے

بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے
انہی کی بو مائیہ سخن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے
انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہا ہے
یہ صبا سنک وہ کلی چمک یہ زباں چمک لب جو جھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں ہیں دل کی ہوا یہ کدھر کی ہے
دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نائفے بسا ہے تھے

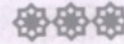
براق کے نقش سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن مہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

مشکل الفاظ کے معانی:

نشوونما: بالیدگی۔ غنچوں: کلیوں۔ نگہت: مہک۔ خوشو۔ بھینی مہک: بڑی
 لطیف خوشبو، ہلکی ہلکی بو۔ دل بستہ: دل لگا ہوا۔ گشت: ہو گیا۔ نیم! ٹھنڈی نرم ہوا۔
 شمیم: خوشبو۔ گل: پھول۔ دریدہ: پھٹا ہوا۔ کوچہ: گلی۔ یوسفستان: یوسف علیہ
 السلام کی جگہ۔ گوشہ: کونہ۔ کنعان: یعقوب علیہ السلام کے شہر کا نام۔ آس: امید۔
 پھولتے پھلتے۔ پھول آکر پھل لگنا۔ بے فصل: بے موسم: گلشان: باغ۔ بسنی:
 خوشبودار۔ محبوبی: پیارا۔ کبریاء، بزرگی، اللہ کا نام۔ عبائے: جبہ۔ قبائے: اور
 و رکوت۔ صبا: ہوا۔ یکسر: ایک دم۔ جامے سے باہر ہونا: آپے سے باہر ہونا۔
 جھاڑا: تلاش۔ موریو: اے موروں۔ بھٹکنے: ادھر ادھر پھرنا۔ بزم: محفل۔
 ثنائے: تعریف۔ عروس: دولہن: ہشت: آٹھ۔ عطر دان: خوشبوئیں رکھنے کا ڈبہ۔
 مایہ: پونجی۔ سن: چنبیلی۔ سنک: تیزی سے چلنے والی۔ کلی چنگ: کھلی کا کھل جانا۔
 چمک: زبان کا خوش الحانی سے بات کرنا۔ اب جو جھلک: دریا کے کنارے پر
 رونق۔ دم: جان۔ آنچلوں: دامن۔ مشکیں: خوشبودار۔ غزال: ہرن۔ نافے: جس
 کے اندر خوشبو ہوتی ہے۔ براق: جنتی سواری۔ نقش سم: کھر کا نشان۔ گلبن: سرخ
 گلاب۔ لہلہا: لہراتا ہوا۔ داغ: زخم کے نشان۔ بھرن: تیز بارش۔ پھولیس: سرسبز و
 شاداب۔ نعم: نعمتوں۔



سریائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در سلام رضا

چاند سے منہ تاپاں درخشاں درود
 نمک آگین صباحت پہ لاکھوں سلام
 جس کے جلوے سے مرجھائیں کلیاں کھلیں
 اس گل پاک منت پہ لاکھوں سلام
 وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
 اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
 مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
 گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
 بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
 جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

زلف عنبریں:

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
 لکڑے ابر رافت پہ لاکھوں سلام
 لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
 مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

سرانور:

جس کے آگے سر سردراں خم رہیں
 اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

پیشانی مبارک:

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

ابرو مبارک:

جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

پلکیں مبارک:

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ انگن مژہ
ظلہ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباری مژگاں پہ برسے درود
سلک درشفاعت پہ لاکھوں سلام

چشمان مبارک:

معنی قذتای مقصد مناظعی
زگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

ناک مبارک:

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

رخسار مبارک:

جن کے آگے چراغ قمر جھلمائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقیت پہ لاکھوں سلام

کان مبارک:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

منہ مبارک:

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جانِ جناب
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنیں
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

زباں مبارک:

وہ زباں جس کو سب ”کن“ کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں سلام
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جو بن بہار قبول
اس نیم اجابت پہ لاکھوں سلام

گلامبارک:

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام

لب مبارک:

پتی پتی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

دانت مبارک:

جن کے گچھے سے لچھے جڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

داڑھی مبارک:

خط کی گردن دہن وہ دل آرا پھین
سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل ریش مرہم دل
ہالہ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

چہرہ انور کا پسینہ مبارک:
شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی برات پہ لاکھوں سلام

کندھے مبارک:

دوش بردوش ہے جن سے شان شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

پشت مبارک:

روئے آئینہ پشت علم حضور
پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام

مہر نبوت:

حجر اسود کعبہ دل و جاں
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

بازو مبارک:

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کلائیوں مبارک:

کعبہ دین و ایماں کے دونوں ستون
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام

زانو مبارک:

انبیاء تہہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

پنڈلیاں مبارک:

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم
شع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام

قدم مبارک:

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام

ناخن مبارک:

عہد مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

قدم مبارک:

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت
ظل ممدود رحمت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقیت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ مبارک:

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ مبارک کی لکریں:

جس کے ہر خط میں موج نور کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

ہاتھوں کی انگلیاں مبارک:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

سینہ مبارک:

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام
”دل“ سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنجہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

شکم مبارک:

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

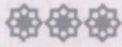
کمر مبارک:

جو کہ عزم شفاعت پہ کھچ کے بندھی
اس کمر کی حمايت پہ لاکھوں سلام

بے مثل تمنائے رضا:

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام



بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحظہ پہ لاکھوں سلام

جملہ اعضاء مقدسہ:

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں سلام
ان کی ہر خود خصلت پہ لاکھوں سلام

طبیعت مبارک:

سیدی سیدی سیدی روش پہ کروڑوں درود
سادی سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
نرمی نومی نومی لہنت پہ دائم درود
گرمی گرمی گرمی سطوت پہ لاکھوں سلام

یا کیزگی و خوشبو مبارک:

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزهت پہ لاکھوں سلام
نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب زین نظافت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پہ مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

خلاصہ سلام رضا:

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

التماس خاص

ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے محبوب ﷺ سے جس قدر ممکن ہو اپنے تعلق غلامی کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ یہ نسبت جتنی زیادہ قوی ہوگی بندہ اتنا سخت اور بڑا مسلمان اور اپنے رب کے قریب ہوگا۔ خدا نہ کرے اگر اس میں نیا خامی رہ گئی تو سمجھ لیا جائے کہ لاکھ اعمال صالح ہونے کے باوجود سب کچھ نامکمل ہے اعلیٰ حضرت رقمطراز ہیں کہ:

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ
اب یہ سوال فطرتا لوح دل پر ابھرتا ہے کہ وہ کون سے ذرائع اور طرق
ہیں کہ جن کے ذریعے اس مقصد میں کامیابی میسر آسکتی ہے؟

تو اس کے کئی جوابات ہیں۔ مثلاً۔

- ۱۔ یہ کہ آپ پہ کثرت سے درود و سلام پڑھا جائے۔
- ۲۔ آپ کے معجزات و لمالات، شان و عظمت اور خصائص و شمائل وغیرہ کو پڑھا سنا جائے۔
- ۳۔ خصوصاً آپ کی سیرت طیبہ پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ کیا یا علماء حق کے بیانات سنے جائیں۔
- ۴۔ بالخصوص آپ کے حلیہ اقدس کے بارے تو ہر مسلمان کو معلومات ہونی چاہئے۔ کیونکہ ایک امتی جب اپنے محبوب نبی ﷺ کے حسن و جمال

اور وصف و کمال کے بارے جانے گا تو خود بخود محبوب کی جانب مائل ہوگا، نتیجہً اس کی نسبت مصطفوی ﷺ سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جائے گی۔

چونکہ:

آج کا مسلمان دن بدن سہیل پسند اور دین سے دور ہوتا جا رہا ہے (الامشاء اللہ) اس کے لئے فرائض و اجبات کی ادائیگی کے لئے وقت نکالنا بھی مشکل ہو چکا ہے۔ یا پھر نکالتا ہی نہیں۔ چہ جائیکہ مذہبی کتب کا مطالعہ کرے۔

فقیر فیضی بطور دین کا ادنیٰ طالب علم ہونے کے ایسے احباب سے عرض گزار ہے کہ کیوں نا ایسا طریقہ تلاش کیا جائے کہ تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے سیرت و صورت مصطفیٰ ﷺ کے بارے زیادہ سے زیادہ جانکاری حاصل ہو سکے تو اس کیلئے میرے خیال میں ”سلام رضا“ سے بہتر اور قوی دیگر کوئی طریقہ نہیں۔

کیونکہ مجدد اعظم حسان الہند اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے اپنے اس کلام میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر وصال ظاہری تک کے معجزات و کمالات کو اجمالاً ہی سہی مگر نہایت ہی جامع انداز میں بیان فرما دیا ہے۔

پھر آپ کے حسن و جمال، بلکہ انفرادی طور پر اعضا میں سے ہر ایک کے بارے، آپ کی ازواج مطہرات اور دیگر صحابہ و اہلبیت کے بارے، ائمہ مجتہدین و اولیاء اللہ کے بارے اور تاریخ اسلام و سیرت کے بارے وہ معلومات

فراہم کیں کہ جو سینکڑوں کتب کے مطالعہ کے بعد بھی شائد حاصل نہ ہوں۔ گویا سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سمندروں کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

یہ کلام مبارک ویسے بھی نعت کی نعت ہے اور درود و سلام کا درود و سلام ہے۔

اس کو اس لئے بھی ترجیح حاصل ہوگی چونکہ نثر کی نسبت نظم جلدی یاد ہو جاتی ہے اور دیر تک دل و دماغ میں محفوظ رہتی ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو سارا ”سلام“ یاد کر لے ورنہ کم از کم وہ اشعار کہ جن میں سراپائے اقدس بیان ہو اور ضرور یاد کر لینے چاہئے۔ (قارئین کی سہولت کے لئے راقم نے وہ اشعار یکجا کر دیئے ہیں جیسا کہ ابھی گزرا)

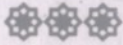
کیونکہ جب الفاظ کے ذریعے سراپائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دل و دماغ میں اتر گیا تو عین ممکن ہے کہ صاحبِ حلیہ علیہ السلام حقیقت میں بھی کرم فرما کر رخِ زیبا کی زیارت سے مشرف فرمادیں۔

ع

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پھینچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی آہ کرے دل سے
آخر میں میں اپنے قارئین سے دعا کی التماس کرتے ہوئے اپنی کم
مائیگی، بے بضاعتی، بے علمی اور فنِ تحریر سے نا آشنائی کا اعتراف کرتے ہوئے
عرض گزار ہوں کہ:

فَإِنْ كَانَ صَوَّابًا فَمِنْ اللَّهِ وَحَدَا لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ
خَطَاءً فَمِنِّي.

یعنی اگر (ان الفاظ کی ترتیب کے مجموعے میں) درستگی ہے تو وہ رب
تعالیٰ وحدہ لا شریک کی طرف سے ہے اور اگر کہیں غلطی ہوئی تو وہ میری طرف
سے ہے۔



ماخذ و مراجع

| نمبر شمار | کتاب | مصنف |
|-----------|-------------------|--|
| ✽ | قرآن مجید | کلام الہی |
| ✽ | کنز الایمان | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | تفسیر جلالین | علامہ جلال الدین محلی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> و جلال الدین سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | تفسیر صاوی | علامہ احمد صاوی مالکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | تفسیر روح المعانی | علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | تفسیر نعیمی | تفسیر شہیر مفتی احمد یار خاں نعیمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | مسند احمد | حضرت امام احمد بن حنبل <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | شعب الایمان | حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | مشکوٰۃ | شیخ ولی الدین تبریزی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | ابن ماجہ | امام محمد یزید بن ماجہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | شمائل ترمذی | امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | فضائل الصحابہ | حضرت امام احمد بن حنبل <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | المعجم الاوسط | حضرت امام طبرانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | نبراس | حضرت علامہ عبدالعزیز، پرباوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | فتاویٰ رضویہ شریف | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | لمعۃ الضحیٰ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | انہار الانوار | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |

| | | |
|---|-----------------------|--|
| ✽ | نفی الفی | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | سجان السبوح | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | حدائق بخشش | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | سیرت مصطفیٰ جان رحمت | علامہ محمد عیسیٰ قادری رضوی صاحب |
| ✽ | سیرت رسول عربی | علامہ نور بخش توکلی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> |
| ✽ | شاہکار ربوبیت | مفتی محمد خان قادری صاحب |
| ✽ | انوار رضا | ملک محبوب رسول قادری صاحب |
| ✽ | حلیہ شاہ و عالم: مکاں | استاذی حضرت علامہ محمد افضل قادری صاحب |
| ✽ | نوبہار نوازش | علامہ محمد عنایت صاحب |
| ✽ | شرح کلام رضا | مفتی علامہ حسن قادری صاحب |
| ✽ | سخن رضا | علامہ صوفی اول قادری صاحب |



